بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم الایمان

اللہ کیسی قدرت رکھتا ہے

(صفت قادر پر غور وفکر)

تصنیف

عبداللہ صدیقی

﴿ریسرچ اسکالر آف ایمانیات﴾

زیر سرپرستی

مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری

استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد

ناشر

عظیم بک ڈپو، نزد جامع مسجد دیوبند، یوپی (انڈیا)

حق طباعت غیر محفوظ

(بغیر کسی تبدیلی کے چھپوانے کی اجازت ہے)

نام کتاب: اللہ کیسی قدرت رکھتا ہے

تصنیف: عبداللہ صدیقی

زیر سرپرستی: مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری

سنہ طباعت: ۲۰۱۱ء

کتابت: محمد احسان اللہ (الکوثر کمپیوٹر سنٹر) 9292909141

تعداد: ۵۰۰

حیدرآباد آندھرا پردیش میں کتابیں ملنے کا پتہ

officemate Stationery

Beside Ganga-jamuna Hotel,

Opp: Mahdi Function Hall, Lakdi ka Pull, Hyderabad A.P

Cell: 9391399079, 9966992308

ناشر

عظیم بک ڈپو نزد جامع مسجد دیوبند، یوپی۔انڈیا

اگر آپ کو امت مسلمہ کا درد ہے تو تعلیم الایمان کے تمام حصوں کو پڑھئے، انشاء اللہ یہ کتاب بھی ایمان میں شعور کو بیدار کرے گی اور اللہ کا زیادہ سے زیادہ تعارف کرائے گی، اس کا ہندی اور انگریزی ترجمہ بھی دستیاب ہے۔

فہرست مضامین

ذرا غور کیجئے! اللہ کیسی قدرت رکھتا ہے؟	4
ہوامیں اللہ تعالی کی قدرت پرغور کیجئے	5
سورج وچاند کی تخلق میں اللہ تعالی کی قدرت پرغور کیجئے	7
پانی کے بخارات بننے میں اللہ کی قدرت پرغور کیجئے	9
زمین میں اللہ کی قدرت پرغور کیجئے	10
کائنات کی تمام چیزیں ایک دوسرے کی محتاج ہیں	10
پہاڑوں میں اللہ کی قدرت پرغور کیجئے	11
زلزلوں میں اللہ تعالی کی قدرت پرغور کیجئے	11
جانداروں کے جسم کی تخلیق میں اللہ کی قدرت پرغور کیجئے	17
ہاتھوں کی تخلیق میں اللہ تعالی کی قدرت پرغور کیجئے	20
کانوں کی تخلیق پراللہ تعالی کی قدرت میں غور کیجئے	21
اللہ کی قدرت دیکھئے کہ وہ سانپ کوزندہ رکھ کراس کی کھال تبدیل کرتا ہے	22
جانداروں کے لعاب میں اللہ تعالی کی قدرت پرغور کیجئے	23
اللہ کی قدرت کے کرشموں پرغور کیجئے	23
جانداروں کی آنکھوں کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پرغور کیجئے	24
جانداروں کے تنفّسی نظام میں اللہ تعالی کی قدرت پرغور کیجئے	25
زبان کی تخلیق میں اللہ تعالی کی قدرت کے کرشموں پرغور کیجئے	27
قرآن مجید انسانوں کوغور فکر کرواکراللہ تعالی کی صحیح پہچان کروانا چاہتا ہے	28
جانداروں کے معدے کی تخلیق میں اللہ تعالی کی قدرت پرغور کیجئے	29
جانداروں کے دماغ کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پرغور کیجئے	35
جانداروں کے جسموں میں اللہ نے حفاظتی دستے رکھے ہیں	38

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذرا غور کیجئے! اللہ کیسی قدرت رکھتا ہے؟

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیر . اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

✿ حقیقی قادر اس ذات کو کہتے ہیں جس کا حکم بغیر کسی واسطے کے نافذ ہو، وہ اپنے حکم کو نافذ کرنے میں عاجز اور مجبور نہ ہو، وہ کسی بھی کام کے کرنے پر مجبور نہ ہو، بغیر اسباب کے سب کچھ کرنے والا ہو، وہ اگر کوئی چیز بنائے اور دوسرے اس کے کنٹرول کرنے والے ہوں، تو یہ نقص کی بات اور مجبوری محتاجی کی بات ہو جائے گی۔

✿ پوری کائنات وسیع وعریض حد تک پھیلی ہوئی ہے، اس میں لاکھوں مخلوقات ہیں، تمام مخلوقات ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور ایک دوسرے کی ضرورت ہیں۔ عربوں کھربوں میل میں پھیلی ہوئی اس کائنات میں سورج، چاند، لاکھوں سیارے، ستارے، ہزاروں اقسام کے چرند، پرند، درند، کیڑے، مکوڑے، حشرات الارض، سات بڑے بڑے آسمان وزمین، لاکھوں میل پر فلک بوس پہاڑ، لاکھوں اقسام کے پودے، درخت، بڑے بڑے سمندر، دریا، ندی، نالے، کنویں، جنگلات، ریگستان، مختلف قسم کی ہوائیں، مثلاً آکسیجن، نائٹروجن، کاربن ڈائی اکسائیڈ وغیرہ، آگ، کروڑھا انسان، جنات، فرشتے، مختلف اقسام کی معدنیات لوہا، تانبا، پیتل اور سونا، چاندی وغیرہ پھر سمندری مخلوق، خلائی مخلوق، عالم برزخ، جنت ودوزخ اور ان کی مخلوقات، انسانوں کے جسموں میں پلنے والے خلیے، جانوروں کے جسموں میں پلنے والے خلیے، پودوں میں پلنے والے خلیے وغیرہ وغیرہ جیسی مخلوقات ہیں، ان سب پر قدرت اور ہر قسم کا کنٹرول رکھنے والا اکیلا اللہ تعالیٰ ہے۔

✿ اگر اس کائنات پر اور اس کی تمام مخلوقات پر الگ الگ کنٹرول کرنے والے اور قدرت

رکھنے والے ہوں، تو یہ کائنات ایک سکنڈ بھی نہیں چل سکتی، اس لئے ضروری ہے کہ اس کائنات کی تمام مخلوقات کو صرف ایک ہی ذات کنٹرول کرنے والی ہو اور ان پر ہر طرح کی قدرت رکھنے والی ہو، تو یہ کائنات چل سکتی ہے، اگر وہ اس کائنات کے ذرّے ذرّے پر قدرت اور کنٹرول نہیں رکھتی تو یہ تمام مخلوقات تباہ وبرباد ہوگئی ہوتیں، اس لئے کہ اس کائنات کی تمام چیزیں ایک جسم کی طرح ایک دوسرے سے مربوط ہیں، جڑی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے کی ضرورت اور محتاج ہیں۔

ہوا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کیجئے

✿ مثلاً اگر مالک کائنات ہوا پر قادر نہ ہو اور ہوا پر اللہ کے علاوہ کوئی دوسری ذات کنٹرول اور قدرت رکھنے والی ہو تو جانداروں کی زندگی تباہ وبرباد ہو جاتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہوا سے مخلوقات کی بہت ساری ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ ہوا سے پانی بخارات میں تبدیل ہو کر بادل بنتا ہے اور دنیا کے مختلف علاقوں میں ہوا ان کو اڑائے لیے پھرتی ہے، ہوا کے ہونے کی وجہ سے جانداروں کی آواز ایک دوسرے تک پہونچتی ہے، انسانوں کے لیے آکسیجن اور نباتات کے لیے کاربن ڈائی آکسائڈ جیسی ہوا سانس لینے کے لیے ضروری ہے، ہوا کی وجہ سے جو مختلف بلندیوں پر الگ الگ انداز سے ہے، ستاروں اور سیاروں سے آنے والی زہریلی شعاعوں کو روکتی اور شہاب ثاقب وغیرہ زمین پر آنے سے پہلے ہی ہوا میں جل کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا ہوا پر قدرت اور کنٹرول رکھنے والا ہوتا، تو کائنات کا مالک مجبور ومحتاج ہو جاتا اور جو مجبور ومحتاج ہو وہ پھر خدا نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ خدا تو ہر مجبوری محتاجی سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ ہوا پر ہر قسم کی قدرت اکیلا رکھتا ہے، اس لیے اس کے حکم کے مطابق پانی برابر بخارات بنتا رہتا ہے اور اللہ کے حکم سے ہوا کے ساتھ اڑتا رہتا ہے اور ہوا ابر کو جہاں برسات کا موسم شروع ہوتا ہے لے جاتی ہے، وہاں اللہ ہی کے حکم سے برستا اور ہوا اللہ ہی کی قدرت سے جانداروں کی آوازوں کو ان کے کانوں تک پہونچاتی ہے اور اللہ ہی کے حکم سے انسانوں سے خارج ہونے والی ہوا، درختوں سے صاف ہوتی ہے اور اللہ ہی کے کنٹرول اور قدرت سے زہریلی، شعاعوں کو اور شہاب ثاقب کو روکتی ہے اور اللہ ہی کے کنٹرول اور قدرت سے انسانوں، جانوروں اور پودوں کی سانس کی ضرورتوں کو پوری کرتی ہے، جاندارروں کو وقت پر ہوا ملتی رہتی ہے

اوران کی پرورش متاثرنہیں ہوتی، ہم دیکھتے ہیں کہ جو جتنا دبلا پتلا ہوتا ہے، وہ اتنا ہی کمزوراور ناتواں ہوتا ہے؛ مگر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو انتہائی لطیف بنا کر بے انتہا طاقتور بنایا جو طوفانی شکل میں چل کرتباہی مچادیتی ہے؛ چونکہ اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیُر ہے،تو وہ اپنی مخلوقات سے جو چاہے کام لے کران کی ربوبیت (پرورش) کرتا ہے، اگر وہ ہر چیز پر قادر نہ ہوتو پھر مخلوقات کی ربوبیت نہیں کرسکتا؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہوا کا مالک ہے اور وہ ہوا پر ہر طرح سے قادر ہے، اس نے مخلوقات کی پرورش میں ہوا کا عمل دخل بہت زیادہ رکھا، اسی ہوا سے انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے روزی روٹی کمانے کا ذریعہ بھی بنایا، اللہ تعالی نے انسانوں کو عقل وفہم، اعضاء اور علم دیے اور پھر اس نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ ربڑ کے ٹیوب بنائے اوران ٹیوبوں کو تیز رفتار گاڑیوں کا ٹائر بنا کر اس میں رکھیں اوران ٹیوبوں میں ہوا بھر کر اپنی تیز رفتار گاڑیوں، موٹریں، موٹرسیکلیں، ٹرک، بس، ہوائی جہاز دوڑائیں، جس طرح اللہ ہوا کو تیز رفتار دوڑا کر بادلوں کو لے جاتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ان تمام تیز رفتار گاڑیوں کو ہوا کے ذریعہ دوڑا کر ایک جگہ کا سامان دوسری جگہ منتقل کرواتا ہے، مسافروں کو منتقل کرتا ہے، انسان کا تیز رفتار گاڑیوں کو دوڑانا وہ انسان کا کمال نہیں ؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کا کھلا ثبوت ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اگر کائنات کی دوسری مخلوقات پر قادر نہ ہوتا اور کوئی دوسرے کنٹرول اور قدرت رکھنے والے ہوتے، تو مخلوقات کی پرورش خطرے میں پڑی رہتی، اس کو اس مثال سے سمجھیے۔ (مثال رہبری کے لیے ہے برابری کے لیے نہیں)

اگر ایک ٹرک اور موٹر کار چلانے کے لیے ڈرائیور کو اس کے بریک، اس کے پہیوں، اس کے گیر، اس کی لائٹ، اس کی رفتار، اس کے ڈیزل، پٹرول اور اس کے اسٹرینگ پر مکمل کنٹرول اور قدرت نہ ہو اور ہر پارٹ کو علحدہ علحدہ کنٹرول کرنے والے ہوں تو ٹرک اور موٹر کار اکسیڈنٹ کے حوالے ہوجائیں گی، اسی لئے ہر کمپنی جو موٹر بناتی ہے اس کے سارے پارٹس کا کنٹرول ڈرائیور کے پاس ہی رکھتی ہے، تاکہ پوری گاڑی اسی کی دیکھ بھال کے ساتھ کنٹرول میں چلے، جس کی وجہ سے ڈرائیور جب چاہتا ہے، اس کی رفتار تیز کرتا اور جب چاہتا ہے بریک لگاتا ہے، وہ جب چاہتا ہے لائٹ کھولتا اور سگنل دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ اکیلا اس پوری کائنات کا مالک حقیقی ہے اور وہی کائنات کی تمام مخلوقات پر اکیلا ہر قسم کی قدرت اور کنٹرول رکھتا ہے، اس لئے یہ کائنات اوراس کی

تمام مخلوقات لاکھوں برسوں سے برابر پرورش پارہی ہیں اور ربوبیت الٰہی بغیر کسی خرابی اور نقص کے چل رہی ہے۔ اس کائنات میں اتنا نظم وڈسپلین اور تمام چیزوں کا ایک دوسرے سے مربوط ہونا اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا، محض اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے کی وجہ سے ہے۔

اس کائنات میں پیدائش کا اور موت کا نظام ہے، دن اور رات کا نظام ہے، موسموں کا نظام ہے، پیداوار کا نظام ہے، تخلیق کا نظام ہے، ربوبیت کا نظام ہے، ہدایت کا نظام ہے، نر اور مادہ بننے کا نظام ہے، یہ سب نظام محض اللہ تعالی کے قادر مطلق ہونے کی وجہ سے اصول اور ضابطے اور اعتدال کے ساتھ چل رہے ہیں۔ کسی مخلوق کو بھی اس کی ضرورت کی چیز ملنے میں سکنڈ کی دیر اور تاخیر نہیں ہوتی، اللہ تعالی ہر چیز پر ہر طرح سے غالب ہے، کوئی چیز اس کے کنٹرول اور قدرت سے باہر نہیں۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے قدیر اور قادر ہونے کو اچھی طرح سمجھ جائے تو کبھی بھی شرک نہیں کرسکتا اور ہر کام کے ہونے اور نہ ہونے کو اللہ تعالیٰ کی طرف تصور کرے گا، مخلوق کا عمل دخل نہیں مانے گا۔

اللہ تعالیٰ کے صفات میں بعض صفتیں ایسی ہیں جن کو انسان اچھی طرح سمجھ جائے تو اس میں توحید ہی توحید پیدا ہوگی، **القدیر** اور **القادر** یہ دونوں صفات بندوں کو خالص توحید سمجھاتی ہیں، اب ذرا کائنات کی چیزوں پر غور کرکے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کیسی قدرت رکھتا ہے اور کیسے قادر ہے۔

سورج وچاند کی تخلق میں اللہ تعالی کی قدرت پر غور کیجئے

۞ ہم سورج اور چاند کو ہر روز طلوع اور غروب ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ سائنس کہتی ہے کہ سورج کے سامنے زمین گردش کرتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے زمین کا آدھا حصہ روشنی میں ہوتا ہے اور آدھا حصہ اندھیرے میں، جہاں روشنی ہوتی ہے وہاں زمین کے حصے پر دن اور جہاں اندھیرا ہوتا ہے وہاں زمین کے حصے پر رات ہوتی ہے۔ سب سے پہلی چیز یہ کہ جس حصے پر روشنی ہوتی ہے تو سورج کی روشنی میں کمی اور زیادتی کیوں ہوتی ہے؟ مثلا سورج سے اگر دس لاکھ وولٹ کی روشنی نکل رہی ہے، تو زمین کے تمام روشن حصوں پر وہی ایک طرح کی روشنی ہونی چاہئے تھی، اس لئے کہ کمرے کے بلب سے جب کمرے کا جتنا حصہ روشن ہوتا ہے اس روشنی میں تمام چیزوں پر روشنی ایک ہی طرح کی ہوتی ہے، آخر ایک ہی جگہ جب سورج روشن ہو رہا ہوتا ہے تو اس کی روشنی میں کمی کیوں ہوتی؟ مثلاً: صبح کے

اوقات اور شام کے اوقات میں روشنی کیوں کم ہوتی ہے؟ جبکہ سورج صبح صبح پورا نظر آتا ہے اور ہم اس کو سر کی آنکھوں سے آسانی کے ساتھ دیکھ بھی سکتے ہیں، وہ لال گولہ نظر آتا ہے، پھر اس کی روشنی کم کیوں ہوتی ہے؟ جب دوپہر ہوتی ہے پورا نظر آتا ہے اور روشنی تیز ہوتی ہے، کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا، یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے اور اللہ تعالیٰ کے قدرت رکھنے کی وجہ سے صبح کے وقت یا شام کے وقت جب وہ طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے روشنی کم پھینکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کو یہ اطلاع دیتے ہیں کہ اب صبح ہو رہی ہے یا اب دن ختم ہو رہا ہے۔ ہم اپنے کمرے میں لگائے ہوئے بلب کی روشنی شروع سے آخر تک کم زیادہ نہیں کر سکتے؛ مگر اللہ تعالیٰ سورج کی روشنی کو کم اور زیادہ کرتا ہے۔

اسی طرح سورج اپنی تیز روشنی اور گرمی کے لحاظ سے بہت خطرناک سیارہ ہے، اس کے قریب کوئی بھی نہیں جا سکتا، لاکھوں کروڑوں میل سے اس کی تیزی اور گرمی کا یہ عالم ہے کہ انسان برداشت نہیں کر سکتے، ذرا غور کیجیے کہ گرما کے موسم میں اس کی گرمی کسی ملک میں تیز ہو کر گرمی کا موسم ہو جاتا ہے اور کسی ملک میں اس کی گرمی کم ہو کر سردی کا موسم رہتا ہے؛ چنانچہ دنیا کے بعض علاقوں میں کہیں برسات کا، کہیں گرمی کا اور کہیں سردی کا موسم کیسے رہتا ہے؟ تمام ملکوں میں ایک ہی موسم رہنا چاہیے تھا۔ آخر اس کی گرمی اور تیزی کو مختلف ممالک میں کون کم اور زیادہ کر رہا ہے؟ وہ سردی کے موسم میں گرمی کم کیوں پھینکتا ہے؟ اور برسات میں معتدل کیوں رہتا ہے؟ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی وجہ سے ہے، دنیا میں ایک ہی وقت میں سورج کی روشنی میں کہیں کمی، کہیں زیادتی اور کہیں درمیانی انداز ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہے۔ سال کے بارہ مہینے سورج ایک جیسی گرمی نہیں پھینکتا، نہ دن بھر ایک جیسی روشنی دیتا ہے۔

۞ یہی حال چاند کے نکلنے کا ہے، ابتدائی تاریخوں میں چاند بہت ہی مختصر وقت کے لیے نکل کر غائب ہو جاتا ہے اور کھجور کی گٹھلی کی طرح باریک اور ذرا سا نکلتا ہے، مگر پھر بھی ابتدائی ایام میں چاند کے غائب ہو جانے کے باوجود دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا کیوں نہیں ہو جاتا؟ یہی حال آخری ایام کا ہوتا ہے؛ حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ جب آسمان پر چاند نہ ہو، تو دنیا میں بالکل اندھیرا چھا جانا چاہیے تھا؟ مگر ایسا نہیں ہوتا، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی علامت ہے، وہ ہر قسم کی قدرت رکھتا ہے۔

پانی کے بخارات بننے میں اللہ کی قدرت پر غور کیجیے

۞ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا اور سائنس کہتی ہے کہ پانی سورج کی شعاعوں سے گرم ہو کر بخارات بن کر ہوا میں اڑ جاتا ہے، سائنس کی یہ بات بھی ہماری عقلوں میں نہیں آتی، پہلی چیز یہ کہ سمندروں کا لاکھوں کروڑوں لیٹر پانی سورج کی شعاعوں سے کب گرم ہوگا؟ اور اگر سورج کی شعاعیں اتنی تیز ہوتیں، جن سے پانی گرم ہو کر انگارہ ہو جائے اور بھانپ بن جائے، تو جانداروں کی زندگی اور نباتات تباہ ہو جاتی، سمندروں کے تمام آبی جانور پانی میں رہ نہیں سکتے اور مر جاتے اور پانی صرف اوپری سطح پر گرم ہونے سے بخارات نہیں بنتا؛ بلکہ پورا پانی گرم ہونے کے بعد بخارات بنتا ہے اور بھانپ بن سکتی ہے، گرم اور ٹھنڈے ملے ہوئے پانی سے بخارات نہیں نکلتے۔ برف فروخت کرنے والا برف کی سیلوں کو چاول کے بھوسے کے ذریعہ ڈھانپ کر اور بند کر کے رکھتا ہے، تاکہ ہوا اندر نہ جانے پائے اور برف پگھلنے نہ پائے یا آپ نے اپنے گھروں کے کولر میں پانی ڈالا ہوگا کولر چلانے پر کولر کی ہوا سے کمرے کی ہوا ٹھنڈی ہو جاتی اور پانی ہوا سے اڑتا رہتا ہے، پھر دوسرے دن کولر میں پانی ڈالنا پڑتا ہے یا آپ کپڑوں کو چھاؤں اور سایہ میں سوکھنے کو ڈالئے بغیر دھوپ لگے ہوا سے سوکھ جاتے ہیں۔ ان تمام حالتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پانی ہوا کے ذریعہ بخارات بن کر ہوا میں اڑ جاتا ہے؛ اس لئے ہم نے ہمیشہ سے محسوس کیا کہ سمندروں اور تالابوں پر سے آنے والی ہوائیں ٹھنڈی ہوتی ہیں گرم نہیں ہوتیں، ورنہ اگر تالابوں کا پانی گرم ہو کر اڑتا تو سال بھر زمین پر گرم ہوا ہی چلنی چاہیے تھی، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کا ثبوت ہے، بے شک وہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہے۔

۞ پانی جب بخارات بن کر اوپر چلا جاتا ہے، تو وہ سورج سے قریب ہو جاتا ہے، پھر وہاں جل کر ختم کیوں نہیں ہو جاتا؟ یا پھر ان بخارات کو پانی بنانا ہو تو ٹھنڈا کرنا پڑتا ہے، آخر اوپر جبکہ بخارات سورج سے قریب ہو جاتے ہیں، کیسے ٹھنڈے ہو کر بارش کی شکل میں برستے ہیں؟ جبکہ بارش میں اوپر سے برف اُولوں کی شکل میں گرتی یا پہاڑوں پر برف برستی ہے؟ یہ بھی اللہ کی قدرت پر غور کیجیے کہ اولوں کا ہر ٹکڑا اور ہر ڈائمنڈ الگ الگ کٹنگ کیا ہوا ہوتا ہے، جو ایک دوسرے سے نہیں ملتا، بے شک اللہ تعالیٰ کی قدرت کو اللہ ہی جانے، ہم اس کی قدرت سمجھنے سے مجبور ہیں۔

زمین میں اللہ کی قدرت پر غور کیجئے

زمین پر غور کیجئے! اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایک ایسا سیارہ بنایا ہے، جس پر ہزاروں مخلوقات زندگی گزارتے ہیں، ہوا اسی زمین پر ہے، پانی اسی زمین پر ہے، تمام درخت اور پودے اسی زمین پر ہیں، ہر قسم کا جانور اسی زمین پر، سمندر، تالاب، دریا اسی زمین پر، سونا، چاندی، لوہا، تانبا، پیتل اور بہت سی معدنیات اسی زمین پر، پہاڑ اسی زمین پر ہیں، زمین کے پیٹ میں کوئلہ اور دوسری چیزیں بھری ہوئی ہیں، جنگلات اور ریگستان اسی زمین پر ہیں، بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی کھلی علامت ہے کہ اس نے زمین کو بہت ساری مخلوقات کے رہنے کی جگہ بنا دیا۔

کائنات کی تمام چیزیں ایک دوسرے کی محتاج ہیں

۞ ہوا اور پانی بہت ساری مخلوقات کے لئے ضروری ہیں، یہ دونوں مخلوقات ان کی زندگی کی بقا اور سلامتی میں بہت ضروری ہیں، پانی ہوا کا محتاج ہے، جو اس کو ابر بنائے لئے پھرتا ہے، ہوا درختوں کی محتاج ہے، جو اس کو صاف ستھری بناتے ہیں، درخت ہوا کے محتاج ہیں، سمندری جانوروں میں مچھلیاں بہت سارے جانداروں کی غذا ہیں اور بہت سارے جانور مچھلیوں کی غذا ہیں، درختوں سے بے انتہا مخلوقات کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ انسانوں کی ساری غذائیں، دوائیں اور ضروری سامان اسی سے نکلتے ہیں، انسان اگر درخت نہ لگائے، زراعت نہ کرے تو پیداوار نہیں ہوسکتی۔ سونا، چاندی، انسانوں کی ضرورت ہیں، تانبا، پیتل انسانوں کی ضرورت ہیں، لوہا تو ایک ایسی ضرورت ہے، جس سے انسانوں کی زندگی کے بہت سارے کاروبار اللہ تعالیٰ چلاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے لوہے کو اتنا سخت اور طاقتور بنانے کے باوجود اس کو پگھلا کر نرم بننے کی صلاحیت دی ہے، جس سے جو چیز چاہے انسانوں کو بنانے کی صلاحیتیں دی ہیں، انسان لوہے سے اپنے مکانات بنا رہا ہے، موٹر، موٹر سائیکل، ٹرک اور بسیں بنا رہا ہے، لوہے سے ندیوں کے دروازے اور پل بناتا ہے، لوہے سے چھوٹی بڑی مشینیں بناتا ہے، ریل کی پٹریاں اور ریل بناتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ لوہے میں یہ صلاحیت نہیں دیتا تو انسان اس سے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

پہاڑوں میں اللہ کی قدرت پر غور کیجئے

۞ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمین پر فلک بوس پہاڑوں کا سلسلہ رکھا، اتنی بڑی زمین کو سوائے اللہ تعالیٰ کہ کوئی بھی ہلنے سے نہیں بچا سکتا تھا، اللہ نے پہاڑوں کو زمین میں گاڑ دیا اور اس کو ہلنے اور جھولنے سے بچایا۔ سمندر کی طاقتور موجیں اس سے ٹکرا کر واپس ہوجاتی ہیں؛ مگر ان کو ہلا نہیں سکتیں، بے شک وہ زبردست قدرت والا ہے، پہاڑوں سے اللہ تعالیٰ مخلوقات کی بہت ساری ضرورتیں پوری کر رہا ہے اور اس سے خاص طور پر انسانوں کے لئے کالے، لال، بھورے، گارکے سفید پتھر سنگ مرمر اور دوسرے پتھر دے رہا ہے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پتھر پر ایک ایسا وقت لاتا ہے کہ وہی پتھر انسانوں کے لئے کوئلہ بن جاتا ہے یا پھر ڈائمنڈ، موتی اور ہیرے بنتا ہے۔ انسانوں کے بہت سارے کام اور روزگار اللہ تعالی بتھروں ہی سے پورا کرتا ہے، گھروں کی بنیاد اور گھروں میں پتھروں کا کثرت سے استعمال کرنا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سکھایا، اگر پہاڑ نہ ہوتے تو زمین دن رات جھولے لیتے رہتی اور ایک طرف لڑھک جاتی پہاڑوں کی وجہ سے زمین کے زلزلے کنٹرول میں رہتے ہیں۔

زلزلوں میں اللہ تعالی کی قدرت پر غور کیجئے

ماہرین ارضیات کا کہنا ہے کہ زمین میں ہر سال تقریباً دس لاکھ بڑے چھوٹے زلزلے آتے ہیں۔ جن میں بہت سارے زلزلوں کا انسانوں کو احساس ہی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایسا انتظام کیا ہے کہ عام طور پر زلزلے غیر آباد اور ویران علاقوں میں آتے ہیں، یا پھر ان کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں انہیں محسوس نہیں کیا جاتا۔ انسان زلزلوں کی طاقت کو ایک سے بارہ درجہ رچر سکیل تک ہی ناپ سکا۔ اللہ تعالیٰ جب بارہ درجہ کا زلزلہ لاتا ہے، تو وہ بہت تباہ کن اور قیامت خیز ہوتا ہے، اس میں زمین کی بڑی بڑی اشیاء ہوا میں گیند کی طرح اچھلتی نظر آتی ہیں، بارہ درجے رچر سکیل کے زلزلے کی لہریں زمین پر صاف اور واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں، سائنس کہتی ہے کہ زمین کے اندر کی چٹانوں کے چیخنے سے زلزلے میں زبردست گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے، تقریباً

۴۰ ہزار زلزلے جو معمولی ہوتے ہیں انسان بغیر کسی آلے کے ہی محسوس کرسکتا ہے۔

قرآن مجید نے بتلایا کہ فسق وفجور میں بعض قومیں مبتلا تھیں، جب ان کے عمل کرنے کی مہلت ختم ہوگئی اور انہوں نے حق کو ماننے اور توبہ کرنے سے صاف انکار کیا، تو اللہ تعالیٰ نے زلزلے کے ذریعہ ان کو ہلاک کیا اور دوسرے موقعے کہ جب قیامت برپا ہوگی تو زمین کو ہلا دیا جائے گا، پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کردیا جائے گا، عام طور سے دیکھا گیا رات کے وقت اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرکے زلزلوں کے ذریعہ نافرمانوں کو تہس نہس کردیتا ہے، سائنس کی تحقیق ہے کہ زلزلے زمین کی اندرونی تہوں میں چٹانوں کے ٹوٹنے پھوٹنے اور سرکنے سے پیدا ہوتے ہیں، یا پھر زمین کے اندر تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جس کی لہریں بہت دور تک جاتی ہیں، اسی سے زمین پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے جاتے ہیں۔ زلزلے کی لہریں تالاب کی ان لہروں کی مانند ہوتی ہیں جو بڑا پتھر پھینکنے سے نمودار ہوتی ہیں اسی سے زمین پر اٹھنے والی لہروں سے عمارتیں جھٹکے لیتی ہیں، اللہ تعالیٰ زلزلے کا مرکزی مقام زمین کے بہت اندر رکھتا ہے، جو زمین کی نچلی تہوں میں واقع ہوتا ہے، بعض زلزلے سمندروں کے نیچے تہوں سے پیدا ہوتے ہیں جو سونامی کہلاتے ہیں۔

۞ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر زمین کو زراعت کے قابل بنانے کے لئے گرم گرم ابلتے مادے بھی رکھے ہیں؛ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر پہاڑوں کے دامن سے باہر آنے والا پانی انتہائی گرم ہوتا ہے، جس سے انسانوں کی جلدی بیماریاں دور ہوتی ہیں، یہ وہی پانی ہے جو گرم لاوے سے گرم ہوتا رہتا ہے، یہ لاوے زمین کے بعض کمزور حصوں سے پھٹ کر ابلتے ہیں اور آتش فشاں کی شکل میں زلزلے پیدا کرتے ہیں۔ یہی گرم کھولتا ہوا مادہ زمین کے اوپر آکر لاوا کہلاتا ہے۔ ایسے زلزلوں سے آگ پھیلتی اور دور دور تک لاوا پھیلتا ہے۔ بعض زلزلے شہاب ثاقب کے زمین سے ٹکرانے، زمین کے اندرونی حصوں میں چٹانیں گرنے اور غاریں منہدم ہونے یا انسانوں کے ایٹمی دھماکوں سے بھی پیدا ہوتے ہیں، زلزلوں کی وجہ سے انسانوں کے بنائے ہوئے تالابوں کے بند بھی ٹوٹ سکتے ہیں۔ زمین پھٹ سکتی ہے، جگہ جگہ سے تڑخ سکتی ہے، بڑے بڑے گڑھے پیدا ہوسکتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ زمین پر یہ تمام حالات پیدا ہونے نہیں دیتا اور زلزلوں سے مخلوقات کو بچاتا ہے، بے شک وہ بے انتہا

قدرت والا ہے، انسان زلزلوں کو تو نہیں روک سکتا؛ البتہ اللہ تعالیٰ نے زلزلے آنے سے پہلے زلزلے کی معلومات حاصل کرنے والا علم انسانوں کو عطا فرمایا؛ چنانچہ انسان اللہ کی دی ہوئی توفیق پر مصنوعی سیارے خلا میں چھوڑ کر زلزلوں کے سگنل دیکھتا اور کئی گھنٹوں پہلے معلومات حاصل کرسکتا ہے۔

زلزلے آنے سے پہلے زمین سے برقی مقناطیسی موجیں خارج ہوتی ہیں، جو انسانوں کے مصنوعی سیاروں تک سگنل کی شکل میں پہونچتی ہیں، مگر عموماً یہ سگنل رات کے وقت تک پہنچتے ہیں؛ جبکہ رات کے وقت لوگ سوئے ہوئے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے انسانوں کو خبردار کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے، عجیب بات ہے کہ زلزلے آتے ہیں زمین پر اور انسانوں کو اپنے آلات خلا میں لگانے سے زلزلوں کی اطلاع ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ذرا غور کیجئے کہ وہ اپنی جس مخلوق کو بچانا چاہتا ہے، ان کو پہلے اس کی اطلاع بغیر آلہ اور مشین کے دے دیتا ہے؛ چنانچہ بہت سارے جانور زلزلہ آنے سے پہلے جان لیتے ہیں؛ پرندے اپنے اپنے گھونسلوں سے باہر نکل کر شدید پریشانی اور بے چینی میں ادھر ادھر اڑتے ہیں جبکہ زلزلہ آتا ہے زمین پر، کوّے خلافِ معمول درختوں پر اکٹھے ہوکر پکارا کرتے، کائیں کائیں کرتے، آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں، کتے آبادیوں سے نکل کر جنگلوں اور ویرانوں کی طرف بھاگتے ہیں اور عجیب عجیب آوازیں نکالتے اور حرکتیں کرتے ہیں، سائنس دانوں کا خیال ہے کہ جانور آنے والے خطرے کی بو بہت پہلے سونگھ لیتے ہیں، سانپ بھی اپنے بلوں سے نکل کر محفوظ مقامات پر جاتے ہوئے دیکھے گئے، بلوں میں سے چوہے اور دوسرے جانور زلزلے سے پہلے ہی باہر نکل جاتے ہیں، چین میں زلزلے آنے سے بہت پہلے رینگنے والے جانور نکل کر ۴۰ کلومیٹر دور چلے گئے، ان تمام باتوں پر اگر انسان غور کرے گا، تو اسے معلوم ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی کھلی نشانیاں ہیں اور وہ اپنی قدرت سے ایسے تمام انتظامات کرتا ہے، جب چاہتا ہے زلزلوں سے پہلے انسانوں کو بھی بچالیتا ہے، ورنہ حالتِ نیند ہی میں زمین کو ان کی قبر بنا دیتا ہے۔

کائنات کے ذرے ذرے پر اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کو قدرت حاصل ہے

ذرا غور کیجئے! کہ اگر کائنات کا مالک زمین پر اور پہاڑوں پر قادر نہیں ہوتا یا ان سب چیزوں پر

علٰحدہ علٰحدہ طاقتیں کنٹرول کرتیں، تو مالکِ کائنات تمام مخلوقات کی پرورش کیسے کرتا؟ یہ تمام مخلوقات جو ایک دوسرے کے لئے ضروری ہیں، ان کا آپس میں تعلق قائم کیسے ہوتا، مثلاً پانی کی قدرت رکھنے والے سے پانی استعمال کرنے کی اجازت لینی پڑتی، ہوا پر قدرت رکھنے والے سے ہوا استعمال کرنے کی اجازت لینی پڑتی، پودوں اور درختوں کو اگانے کے لئے زمین پر قدرت رکھنے والے سے اجازت لینی پڑتی، انسانوں کو سزا دینے اور عذاب دینے کے لئے زلزلے لانے کے لئے، انسانوں پر اور زمین پر قدرت رکھنے والے سے اجازت لینی پڑتی، پھر زمین پر زلزلے آنے سے درخت، پودے، جانور بھی ہلاک ہو جاتے، اس طرح نباتات اور جانوروں کے خدا ناراض ہو جاتے کہ ان کی مخلوق کو کیوں مارا گیا؟ کیوں برباد کیا گیا؟ پھر خداؤں میں لڑائیاں اور جنگ ہوتی اور کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا، جانوروں اور نباتات کے خداؤں کو سورج، ہوا، پانی اور زمین کے خداؤں سے مدد مانگنی پڑتی کہ وہ ان کی مخلوق کے لئے غذاؤں کا انتظام کریں، انسانوں کے خدا کو دوسرے خداؤں سے مدد لینی پڑتی کہ وہ انسانوں کو ہوا، پانی، جانور اور نباتات استعمال کرنے کی اجازت دیں، جس طرح ایک ہی حکومت میں منسٹروں کو اپنے اپنے ڈپارٹمنٹ کے کام کے لئے دوسرے منسٹروں سے اجازت اور مدد لینی پڑتی ہے۔

کائنات کی تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی وجہ سے ربط و تعلق ہے، اسلئے کہ وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے۔ انسان یا دوسری تمام مخلوقات مختلف چیزوں سے بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنی اپنی ضرورتوں میں ایک دوسرے کی محتاج ہیں، ایک دوسرے سے اپنی ضروریات زندگی حاصل کر رہی ہیں؛ چوں کہ ساری چیزوں اور ذرے ذرے پر اللہ تعالیٰ ہی کو اختیار اور قدرت حاصل ہے، اس لئے ہر مخلوق کی ہر ضرورت مسلسل وقت پر پوری ہو رہی ہیں۔ وہ ایسا قادر ہے کہ جب وہ پانی کسی کو پلاتا ہے تو اس سے کہیں خون بنا رہا ہے، کہیں دودھ بنا رہا ہے، کہیں زہر بنا رہا ہے، کہیں شہد بنا رہا ہے، کہیں پٹرول بنا رہا ہے، کسی جگہ نطفہ بنا رہا ہے، کہیں میٹھا رس بنا رہا ہے اور کہیں مغز بنا رہا ہے اور کہیں زم زم بنا رہا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہر مخلوق کا عمل اللہ تعالی کے قادر ہونے کو سمجھاتا ہے

وہ جب چاہتا ہے کسی کو پانی میں رکھ کر پالتا ہے اور زندہ رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے سزا دیتا

ہے اور موت دیتا ہے، زمین کے مختلف خطّے ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ہیں، ان کے درمیان بڑے بڑے سمندر ہیں، اس نے انسانوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام سفر کرنے، تجارت کرنے اور روزگار کمانے کے لئے پہاڑ جیسے وزنی جہازوں کو پانی پر تیرنے اور پانی کو سنبھالے رکھنے کا حکم دے رکھا ہے، اور سمندروں میں مخلوق کے لئے تازہ گوشت اور ہیرے جواہرات سے روزگار کمانے اور اپنی غذا حاصل کرنے کے قابل بنا رکھا ہے، بے شک وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے، وہ ایسا قادر ہے کے پانی ہی سے پیاس بجھا کر زندگی دیتا اور پانی ہی سے سزا دے کر طوفان لا کر موت بھی دیتا ہے۔

۞ اس نے کسی مخلوق کو ہاتھوں سے کام کرنے کے قابل بنایا اور جس کو ہاتھ نہیں ان کے پروں سے وہ کام لیتا ہے، کسی کو پیروں سے چلنے اور دوڑنے کے قابل بنایا اور کسی کو پروں سے دوڑنے کے قابل بنایا۔ بے شک وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے۔

۞ کوئی اپنا بچاؤ ہاتھوں اور پیروں سے کرتا ہے اور کوئی چونچ سے کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جسے جیسی صلاحیت چاہے دے سکتا ہے، کمزور اور ناتواں مخلوق مکڑی کو چھت سے سیدھا زمین پر اپنے لعاب سے اترنے کی صلاحیت دیتا ہے؛ جبکہ انسان لفٹ کے ذریعہ نیچے آتا ہے۔

۞ وہ کسی کو پکی ہوئی غذائیں کھلا کر زندہ رکھتا اور کسی کو بغیر پکی ہوئی غذائیں کھلا کر پالتا ہے، کسی کو زمینی غذاؤں کے بغیر پالتا ہے مثلاً فرشتے۔ کسی کو صرف گوشت کھانے کے قابل بنایا اور کسی کو پھل پھلاری اور کسی کو گھاس اور پتے، یہ سب اس کے قادر ہونے کی صاف صاف دلیلیں ہیں۔

۞ اس نے تمام مخلوقات کو آنکھیں دی ہیں اور دیمک کو بغیر آنکھوں کے پیدا کیا اور ان کو سارے کام کرنے کے قابل بنایا۔ وہ ایسا قادر ہے کہ زمین کے اوپر رہنے والوں کو ناک سے اور پانی میں رہنے والوں کو پھیپھڑوں سے اور زمین میں رہنے والوں کو جلد سے سانس اور تنفس لینے کے قابل بنایا، اُلّو کو اللہ نے زیادہ روشنی میں دیکھنے کے قابل نہیں بنایا، اس کی آنکھوں پر روشنی پڑنے سے وہ اندھا ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ اندھیری رات میں باہر نکلتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ وہ کسی کو ہوا میں زندہ رکھتا ہے اور کسی کو بغیر ہوا کے آسمانوں میں زندہ رکھتا ہے، فرشتے بغیر ہوا کے آسمانوں میں زندہ ہیں، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ جسے جیسا چاہے پال سکتا ہے۔

✧ وہ کسی کو سہارے کے ساتھ کھڑا کرتا ہے اور کسی کو بغیر سہارے اور پلّر کے کھڑا کرتا ہے، اس نے تمام ستاروں، سیاروں اور آسمانوں کو بغیر سہارے کے کھڑا کر رکھا ہے۔

✧ وہ اگر چاہے تو کسی کو بغیر پیروں کے صرف جسم سے چلا دے اور بغیر پروں کے جسم سے تیرا دے، سانپ دوڑتا بھی ہے اور تیرتا بھی ہے، بے شک اللہ جسے جیسا چاہے چلا سکتا ہے۔

✧ وہ اگر چاہے تو سر اوپر اور پیر نیچے رکھکر چلا دے اور اگر وہ چاہے تو پیر اوپر اور سر نیچے رکھ کر چلا دے۔ مکڑی، مچھر، جھنگورا اور چھپکلی الٹے ٹھہرتے ہیں جس کو ہم ہر روز چھتوں پر دیکھتے ہیں۔ بے شک وہ ہر طرح سے قادر ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡئٍ قَدِیۡر

✧ اللہ تعالی اگر چاہے تو پانی سے صفائی دے دے اور اگر چاہے تو مٹی میں لوٹنے سے صفائی دے دے مرغیاں، چڑیا اور گدھے مٹی میں لوٹ کر جسم صاف کرتے ہیں، یہ صرف اللہ کا کمال قدرت ہے۔

✧ اللہ ایسا قادر ہے کہ اس نے دودھ کو مختلف شکلیں بدلنے کے قابل بنایا، اس میں انسانوں کی کوئی صلاحیت نہیں۔ اللہ تعالی دودھ کو مختلف ذائقوں سے کھلانا چاہتا ہے یہ اس کی کمال قدرت ہے کہ وہ دودھ کو مختلف شکلیں دے کر انسان کو فائدہ اور مزے عطا فرما رہا ہے۔

✧ پانی کو برف اور بخارات جیسی شکلیں بدلنے کے قابل بنایا اور گرم کرنے کے قابل بنایا تا کہ انسان اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اس کو استعمال کرتا رہے اور انسانوں کو بے انتہا فائدہ حاصل ہو، یہ کھلے طور پر اللہ تعالی کے قادر ہونے کو سمجھا تا ہے۔

✧ اللہ نے گنے کو شکر میں تبدیل ہو کر کئی میٹھی چیزیں بنانے کے قابل بنایا؛ تا کہ انسانوں کو مختلف مزے ملے، سوائے انسان کے اس نے کسی کے لیے غذا کھانے کے بعد میٹھا کھانے کا طریقہ نہیں رکھا، ذرا غور کیجیۓ اللہ کیسے قادر ہیں کہ غذاؤں کے ساتھ انسانوں کی ضیافت میٹھے سے کر رہے ہیں۔

✧ اللہ نے انسان کو گوشت سے مختلف غذائیں بنانے کے قابل بنایا، اس میں انسان کا کمال نہیں ؛ بلکہ اس نے گوشت مختلف طریقوں اور ذائقوں سے مزے لے لے کر کھانے کی صلاحیت انسانوں کو عطا فرمائی، یہ سہولت کسی دوسری مخلوق کو حاصل نہیں۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

✧ اللہ نے چاول اور گیہوں سے مختلف الگ الگ انداز کی غذائیں بنانے کی صلاحیت دی

تا کہ انسان مختلف مزے لے لے کر غذا استعمال کرے، بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔

✧ وہ جانوروں کو پیدا کر کے ان سے مختلف چیزیں مخلوقات کو دیتا اور ان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ جانوروں کے بالوں سے، جانوروں کے چمڑوں سے، جانوروں کی ہڈیوں سے، جانوروں کے گوشت سے، جانوروں کے انڈوں سے اور جانوروں کے دودھ سے انسانوں کی اور دوسری مخلوقات کی زبردست پرورش کرتا ہے، بے شک وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے۔

✧ اس نے نباتات پیدا کی اور وہ نباتات سے چاول، گیہوں، تیل، مرچ، املی، کھوپرا، دالیں، پھلی، دروازے، کھڑکیاں، میز، کرسی، پلنگ، آگ، پتے، پھول، پھل گویا سب کچھ نکالتا ہے، اس لئے کہ وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡئٍ قَدِیۡر۔

✧ اس نے درختوں سے کپاس نکال کر انسانوں کو تاگا دیا اور کیڑے سے ریشم نکال کر مختلف انداز کا لباس بنانے کے قابل بنا دیا، گویا انسان درختوں سے لباس حاصل کر رہا ہے جو اس کی زینت کا سامان ہے۔ سوائے انسان کے کسی کو لباس عطا نہیں کیا۔

✧ اس نے انسانوں کو درختوں کے ذریعہ ربڑ جیسی چیز عطا فرمائی اور پھر ربڑ سے انسانوں کی بہت ساری ضرورتیں پوری کر رہا ہے۔ اس نے ایسے درخت پیدا کئے، جس کے پتوں اور پھلوں کے پانی سے ربڑ بنایا جا سکتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے۔

✧ اسی طرح انسانوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے بانس کے ذریعے کاغذ عطا فرما رہا ہے، گار کے پتھر کے ذریعہ گلاس (کانچ) عطا کر رہا ہے، بیجوں سے تیل دے رہا ہے، گنے کی لکڑی سے شکر دے رہا ہے، جڑی بوٹیوں کے ذریعہ دوائیں دے رہا ہے، بے شک وہ عَلٰی کُلِّ شَیۡئٍ قَدِیۡر ہے، اس کو اپنی قدرت میں کوئی مجبوری و محتاجی نہیں۔

جانداروں کے جسم کی تخلیق میں اللہ کی قدرت پر غور کیجیۓ

✧ اسی طرح اس نے جاندار پیدا کیے اور تمام جانداروں اور انسانوں کو مختلف جسمانی اعضاء عطا فرمائے، پھر وہ اس پر قادر ہے کہ جس اعضاء سے جو کام لینا چاہے وہ کام لے لے؛ چنانچہ انسانی جسم اور جانوروں کے جسموں پر ذرا غور کیجیۓ! اللہ تعالیٰ نے قادر ہونے کے ناتے ایک ہی جسم میں کئی

کئی نظام بنائے اور ان سے کئی کئی کام لے رہا ہے۔

جانداروں کے جسم پر ذرا غور کیجئے! تمام مخلوقات میں انسان ایک عجیب اور حیرت انگیز مخلوقات ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں ہڈیاں بنا کر پورے جسم کو ٹھہرنے کے قابل بنا دیا اور ان سے مختلف کام لے رہا ہے؛ چنانچہ تمام جانداروں کے جسموں میں خون کا نظام ہے، جو ندی، نالے اور دریاؤں کی طرح جسم کے کونے کونے تک دوڑتا ہے، کسی بھی عضو میں دورانِ خون بند ہو جائے تو وہ عضو ناکارہ ہو جاتا ہے، اس کے دوران خون میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو انسان چل پھر نہیں سکتا، ذرا غور کیجئے! اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں کہ ہر انسان کے خون کے دوران کو ۱۲۰ سے ۹۰ درجے کے درمیان رکھتا ہے، جس طرح وہ دنیا کی فضا میں آکسیجن کو ۲۱ فیصد سے بڑھنے نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ نے جانداروں کے جسم میں جلدی نظام رکھا اور پھر انسانی جلد میں ہزاروں سوراخ رکھ کر اس سے پسینہ نکلنے کا نظام بنایا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کو سمجھاتا ہے کہ جلد سے خون باہر نہیں آتا، مگر پسینہ باہر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جلد کو محسوس کرنے کی صلاحیت دی ہے، اسی پر چھوٹے چھوٹے بال اگائے ہیں، انسانی جسم میں گوشت کا نظام ہے، گوشت کے ذریعہ جلد پر بال اُگتے ہیں، گوشت میں خون کی رگیں دوڑتی ہیں، اگر جاندار صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوتا تو خوبصورت نظر نہیں آتا، گوشت ہونے کی وجہ سے انسانوں میں اور تمام جانداروں میں خوبصورتی بڑھ گئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان قادر ہونے کو سمجھاتا ہے کہ جس جگہ جتنا گوشت چاہئے تھا اس عضو پر اتنا ہی گوشت اور موٹائی اللہ نے رکھی ہے، گوشت باقاعدہ ہڈیوں سے چمٹا ہوا رہتا ہے، جس جگہ بال کی ضرورت نہیں تھی وہاں بال پیدا نہیں کئے۔

۞ اسی طرح جسم میں ہوا کا نظام ہے جو دل کو کرنٹ سپلائی کرتا ہے، اسی تنفس کے نظام سے دل اپنے آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دھڑکتا رہتا ہے؛ مگر جب موت کا وقت آتا ہے تو یہی دل، ہوا، آکسیجن، سب کچھ ہونے اور ناک کا راستہ کھلا رہنے کے باوجود دھڑکنا بند ہو جاتا ہے، رک جاتا ہے، دورانِ خون بند ہو جاتا ہے۔ انسانوں اور تمام جانداروں کا ہوا میں چلتے پھرتے دوڑتے رہنا اللہ تعالیٰ کی صفت قادر کو کھلا سمجھتا ہے، بے شک اس جیسی قدرت کسی میں نہیں اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

۞ تولد و تناسل کا نظام بھی اسی جسم پر رکھا گیا؛ مگر اللہ تعالیٰ جسم میں یہ نظام رکھنے کے باوجود

کسی کو اولاد دیتا ہے اور کسی کو اولاد سے محروم بھی رکھتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کو کھلا سمجھاتا ہے، اسی نے جسموں سے فاسد اور گندے مادے اور غلاظت خارج ہونے کا نظام بنایا۔ جو جانداروں کی بہت بڑی ضرورت ہے، جسم سے غلاظت خارج نہ ہو تو انسان بہت ساری بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی غور کیجئے کہ غلاظت میں فضلہ علحدہ خارج ہوتا ہے اور گندہ اور ناپاک پانی علیحدہ خارج ہوتا ہے، پیشاب کے خارج ہونے کا طریقہ ہر چار چھ گھنٹوں کے بعد رکھا۔

۞ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ اونٹ گرم علاقے کا جانور ہے اور ریگستان میں پانی کم ملتا ہے، اس کے جسم سے اللہ نے پانی کے خارج ہونے کا طریقہ کم رکھا، نہ اس کو پسینہ آتا ہے اور نہ اس کی سانس سے پانی کے بخارات خارج ہوتے ہیں، جیسے دوسرے جانوروں کی سانس سے ہوتے ہیں اور اس کو پیشاب کم خارج ہوتا ہے۔ یہ سب چیزیں مطلق اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر قادر ہونے کو سمجھاتی ہیں۔

۞ انسان کو گوشت کا ایسا دل و دماغ دیا گیا، جس میں خواہشات پیدا ہونے کا نظام رکھا، غور و فکر کا نظام رکھا، یادداشت کا نظام رکھا، سوچنے سمجھنے کا نظام رکھا، اسی گوشت کے دماغ کا استعمال کر کے انسان دنیا کے بہت سارے علوم سیکھتا اور اسی گوشت کے ٹکڑے سے دنیا کی حکومتوں کو چلانے کا نظام بناتا ہے، اسی گوشت کے ٹکڑے میں شرم و حیا کی تمیز، نیکی و بدی کی تمیز، پاک و ناپاک کی تمیز اور حرام وحلال کی تمیز کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔

۞ اسی طرح جانداروں کو اللہ تعالیٰ تر و تازہ کرنے، تھکان کو دور کرنے اور نئی طاقت کے ساتھ جدوجہد کرنے کے لئے نیند کا نظام بھی رکھا، جس کی وجہ سے جاندار ہر صبح نئی زندگی میں قدم رکھتا اور اپنی محنتوں کو جاری رکھتا ہے، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھاتی ہیں کہ وہ کیسا قادر ہے؟

۞ جانداروں کے جسم پر بالوں اور پروں کا نظام بھی رکھا، خاص طور پر انسانوں کے سروں پر بال دے کر خوبصورتی پیدا کر دی، پرندوں کو رنگین پر دے کر خوبصورتی پیدا کر دی اور کسی کو صرف ایک ہی رنگ کے پر دیے، اور کسی کو مختلف رنگ کے پر دیے، انسانوں میں سے مردوں کے چہرہ پر داڑھی مونچھ رکھ کر مردانگی پیدا کر دی اور عورت کو بغیر داڑھی کے رکھ کر اس میں عورت پن اور نزاکت پیدا کر دی، یہ سب اس کے قادر ہونے کو سمجھاتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر

۞ انسانوں میں چمڑے کی زبان ایسی دی جس سے وہ اپنے خیالات کا اظہار کرسکتا ہے؛ گویا انسانی جسم میں بات کرنے کا نظام سب سے اعلی رکھا۔ ذرا غور کیجئے کہ تمام جانداروں کو زبان ہوتی ہے، مگر وہ کیوں انسانوں جیسے بات نہیں کرسکتے، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کو سمجھا تا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، انسان کی بنائی ہوئی کوئی مشین اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی، انسان جانداروں کے جسمانی نظام کو دیکھ دیکھ کر مشینیں اور ربوٹ بنا رہا ہے۔

۞ ذرا غور کیجئے کہ تمام جانداروں کا جسم، خون، ہڈی اور گوشت کا مجموعہ ہے اور تمام اعضاء میں بھی یہی تینوں چیزیں موجود ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں کہ ہر عضو سے الگ الگ کام لے رہے ہیں، وہی گوشت اور خون کا مجموعہ بات کرتا ہے اور وہی گوشت اور خون کا مجموعہ غور وفکر کرتا، سوچتا اور سمجھتا ہے، وہی گوشت، ہڈی، خون کا مجموعہ سنتا ہے، وہی گوشت، خون اور ہڈی کا مجموعہ دیکھتا ہے، وہی گوشت، خون اور ہڈی کا مجموعہ ہاتھ بن کر پکڑتا اور کہیں پاؤں بن کر چلتا ہے۔ بے شک یہ صرف اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی کھلی دلیل ہے۔

ہاتھوں کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کیجئے

۞ ذرا ہاتھوں پر غور کیجئے! یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے کمال کا پرزہ ہے، جو انسانی زندگی کے تمام کاموں میں ساتھ دیتا ہے، ایسا پرزہ اور آلہ انسان تیار کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا، اس کا کرنٹ اور بجلی اللہ نے خون کو بنایا، اللہ تعالیٰ نے ایک ہاتھ میں ۲۷ ہڈیوں کو جوڑ کر ہاتھ بنایا اور اس میں مختلف قسم کے جوڑ رکھے اور ان سے بے انتہا کام لیتا ہے، اس کے ذریعہ سب سے بڑا کام انسانوں کو قلم پکڑنا اور لکھنا سکھایا، جبکہ بندر، کنگارو اور دوسرے جانوروں کو ہاتھ ہوتے ہیں؛ مگر وہ نہ قلم پکڑ سکتے اور نہ لکھ سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ کسی کو زیادہ طاقت ہاتھوں میں دیتا ہے، کسی کو پیروں میں اور کسی کو منہ میں دیتا ہے، انسانوں کو ہاتھوں سے بہت سارے کام کرنے کے قابل بنایا، جس کی وجہ سے وہ بہت ساری چیزوں کو پکڑتا، اٹھاتا، کاٹتا، توڑتا اور جوڑتا ہے، اسی سے تیز رفتار گاڑیاں چلاتا ہے، اسی سے زمین کھودتا اور زراعت کرتا ہے، اسی سے غذائیں تیار کرتا ہے، اسی سے نہاتا، دھوتا، کپڑے بناتا، دھوتا اور پہنتا ہے، اگر انسانوں کی انگلیوں پر ناخن نہیں ہوتے تو وہ کھجا نہیں سکتا تھا، عورتیں انگلیوں میں زیور

کا استعمال کر کے سجتی ہیں، ان ہی ہاتھوں سے انسان گھر اور بنگلے بناتا، درخت لگاتا، لڑنے میں دفاع کرتا، جسم سے گندگی صاف کرتا، گھر کی صفائی کرتا، دروازے کی کھڑکی اسی سے کھولتا اور بند کرتا ہے، بہت سے کھیل کھیلتا ہے، بندر اور دوسرے جانور یہ تمام کام نہیں کرسکتے، جتنے کام انسان اپنے ہاتھوں سے کرتا ہے، ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح کا ڈیزائن دے کر بنایا ہے، اگر اس طرح سے بنا ہوا نہ ہوتا اور چمچے کی طرح بنا ہوا ہوتا، تو انسانوں کو بہت مشکل ہوتی۔ اس کے برعکس وہ پیروں سے نہ کوئی چیز بنا سکتا ہے، نہ کھا پی سکتا ہے اور نہ لکھ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی چیز پکڑ سکتا ہے، نہ وزن اٹھا سکتا ہے، نہ بالوں کو سنوار سکتا ہے، نہ کپڑے دھو سکتا ہے، نہ زمین کھود سکتا ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی کھلی دلیل ہے، اور ایک چیز پیدا کر کے وہ جس اعضاء سے جو چاہے اور جتنا چاہے کام لے سکتا ہے۔

کانوں کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ کی قدرت میں غور کیجئے

۞ اللہ تعالیٰ نے کانوں کو جانداروں کے سننے کا آلہ بنایا اور یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں کہ اس نے کان کو ایک چمڑے کے پردہ پر سننے کا انتظام کیا۔ بے شک اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ جس سے جو چاہے کام لے لے، اللہ تعالیٰ نے کان کو چار ہزار باریک رگوں (تاروں) سے گتھی ہوئی کا مجموعہ بنایا۔ جس میں پتوں کے ہلنے کی آواز بھی سننے کی صلاحیت رکھی، ہوا کے چلنے کی آواز بھی سننے کی صلاحیت رکھی، آہستہ اور زور سے سننے کی صلاحیت رکھی، بجلی کی کڑک سننے کی صلاحیت رکھی، دنیا میں ایک برج بنایا جاتا ہے، ڈیم بنایا جاتا ہے، ایک چھت بنائی جاتی ہے، اگر وہاں زوردار آواز ہو تو برج، ڈیم، چھت برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، یا مسلسل وہ آواز وہاں ہوتی رہے تو تڑخ پیدا ہو جاتی ہے، دیواروں میں دراڑ پیدا ہو جاتے ہیں، انسان رات دن تیز رفتار گاڑیوں، ہوائی جہازوں اور ریلوں وغیرہ کے درمیان رہتا اور مشینیں چلاتا ہے، بجلی اور بموں کی آواز، باجوں کی آواز سنتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے کان کے نازک پردوں کی حفاظت کرتا ہے، کانوں کا ایندھن اور کرنٹ ہوا ہے، اگر ہوا کانوں سے نہ ٹکرائے، تو ہزاروں لاوڈ اسپیکر بھی آواز نہیں پہونچا سکتے، جاندار بغیر ہوا کے سن ہی نہیں سکتے، اللہ تعالیٰ کی عجیب اور حیرت انگیز قدرت ہے کہ سونے کی حالت میں ہاتھ کام کرتے ہیں، دماغ کام کرتا ہے، مگر کان کام نہیں کرتے، ورنہ انسان ذرا

ذراسی آہٹ اور باتوں پر جاگ جاتا، حالت نیند میں وہ سنتا نہیں، حالانکہ کان کی تمام رگیں دماغ سے جڑی ہوتی ہیں اور دماغ کو معلومات پہونچاتی ہیں۔

۞ اللہ تعالیٰ نے سانپ کو بغیر ناک اور بغیر کانوں کے بنایا، وہ اپنے نتھنوں سے سانس لیتا ہے، زبان باہر نکال کر ہوا کے اثرات جذب کرتا اور پھر زبان تالوں سے لگاتا ہے، جہاں مختلف رگیں ایک مرکز پر ملی ہوئی ہوتی ہیں، یہی اس کے سونگھنے کا طریقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے سانپ کو ایک ہی پھیپھڑا دیا اور اس کے گردے آگے پیچھے رکھے۔

۞ اللہ تعالیٰ تانبیل (کچھوا) کو کان نہیں دیئے وہ آنکھوں سے سننے کا کام لیتا ہے، بیشک یہ اللہ کی شان ہے، وہ جسے جیسے چاہے سنادے اس لئے کہ وہ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر ہے۔

اللہ کی قدرت دیکھئے کہ وہ سانپ کو زندہ رکھ کر اس کی کھال تبدیل کرتا ہے

۞ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا کمال دیکھئے کہ وہ کیسا قادر ہے کہ کسی جاندار کو زندہ رکھ کر اس پر سے اس کی کھال اور جلد پوری طرح تبدیل کرسکتا ہے، اللہ تعالیٰ سانپ کو سال میں ایک یا دو مرتبہ اپنی کینچلی تبدیل کرنے کے قابل بنایا، جو بہت پتلی اور پلاسٹک کی مانند مضبوط جھلی ہوتی ہے، وہ تمام بدن پر چپکی ہوئی ہوتی ہے اور بہت ہی چکنی ہوتی ہے، جیسے جیسے سانپ کا جسم بڑھتا جاتا ہے تو وہ انسانی کپڑوں کی طرح چھوٹی ہوتی چلی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ سانپ کو کیسی ہدایت دیتا ہے، ذرا غور کیجئے کہ اس کو تبدیل کرنے کے لئے سانپ کسی پتھر، دیوار یا درخت کی جڑ سے اپنے منہ کے بازو کے حصے کو رگڑتا ہے، جس سے جبڑوں کے اوپر کی جھلی ڈھیلی پڑ کر پھٹ جاتی ہے پھر وہ گردن کو ادھر ادھر جھٹکے دیتا ہے اور جب گردن کا خول ڈھیلا پڑتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ آگے کی طرف کھسکتا اور آہستہ آہستہ خول سے باہر کی طرف نکلتا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ اس کو پرانا لباس اتار کر نیا لباس پہناتا ہے، اندر سے یک دم نئی صاف ستھری جلد نکلتی ہے، ان دنوں ایسا لگتا ہے جیسے وہ غسل کر کے نکلا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر ۔ اس کو اپنی قدرت میں کوئی مجبوری نہیں۔

جانداروں کے لعاب میں اللہ تعالی کی قدرت پر غور کیجئے

۞ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ عالم ہے کہ اس نے معمولی مچھر، مکھی اور سانپ، بچھو کے لعاب میں خطرناک طاقت رکھی ہے کہ مچھر اور مکھی سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ ملیریا، ہیضہ اور دوسری بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں، سانپ کے زہر میں اللہ نے یہ طاقت رکھی ہے کہ بیلوں، بکریوں، گایوں کو کاٹ لے تو وہ فوراً ہلاک ہوجاتے ہیں، بعض ناگ اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ شیر اور ہاتھی کو ڈس لیں تو وہ بھی ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اگر انسان کو کاٹ لیں تو اس پر فوراً بے ہوشی، اونگھ، کمزوری، قے اور فالج کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے، دل و دماغ ماؤف ہونا شروع ہوجاتے ہیں، اگر جلد علاج نہ کیا گیا تو دوران خون رک کر مریض موت کا شکار ہوجاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔

اللہ کی قدرت کے کرشموں پر غور کیجئے

۞ اس نے جب ابرہہ اور اس کے لشکر کو ختم کرنا چاہا تو معمولی پرندوں سے ان کا خاتمہ کیا، بے شک وہ جس سے جو چاہے کام لے سکتا ہے اس کو اپنی قدرت میں کوئی مجبوری نہیں۔

۞ فرعون اور اس کی فوج کو ختم کرنا چاہا تو پانی میں ڈبو دیا، اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو بچالیا بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر

۞ نمرود کو اس نے ایک مچھر سے ختم کیا اور قارون کو اس کے مال و دولت کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا، ابوجہل کو دو چھوٹے بچوں سے قتل کروادیا، کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

۞ وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ بغیر پیروں اور ہاتھوں کے سانپ اور کیچوے کو چلاتا ہے، مچھلی کو تیراتا ہے، سانپ زیادہ تر رینگنے کے انداز پر بھاگتے ہیں یا پانی میں رہنے والے تیرتے ہیں، بغیر ہاتھوں پیروں کے پیڑوں پر چڑھ سکتے ہیں اور مضبوط شاخوں اور لکڑیوں پر لٹک سکتے ہیں، بعض پھدکتے ہیں، مچھلی تو تیرتے ہوئے بغیر ہاتھوں اور پیروں کے پانی کی سطح پر اچھلتی اور ہوا میں تیرا کیوں کی طرح کودتی اور اچھلتی ہوئی تیرتی ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی صاف صاف نشانیاں

ہیں، جو مختلف جانوروں میں صلاحیتیں دی ہیں، اگر انسان عقل وفہم رکھ کر بھی خدا کی قدرت کو نہ مانے تو وہ سب سے بڑا احمق انسان ہے، بے شک اللہ جیسی قدرت کسی میں نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جانداروں کی آنکھوں کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کیجئے

۞ انسانی آنکھوں پر ذرا غور کیجئے! اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں، اس نے ایک چربی کے ڈلے کو دیکھنے کی صلاحیت دی ہے، جب یہ چربی کا ڈلا باہر کی روشنی سے ٹکراتا ہے، تو دیکھ سکتا ہے، گویا اس کی بجلی اور اس کا کرنٹ سورج کی روشنی اور باہر کی روشنی ہے، اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کو دماغ کا کیمرہ بنایا ہے، جو چیزوں کو دیکھتی ہیں۔ اس کی فوٹو عکس کرکے دماغ میں محفوظ کردیتی ہیں، ذرا غور کیجئے! اللہ تعالیٰ جانداروں کی تخلیق الگ الگ طریقوں سے کرتا ہے، تقریباً تمام جانداروں کو پلکیں عطا کیں اور ان کی آنکھوں کی حفاظت کے لئے پلکوں کو آنکھوں کا کور بنایا، وہ آنکھوں کی حفاظت کے لئے پلکوں کو نیچے اور اوپر ملا کر بند کرتے ہیں؛ مگر اُلو ایک ایسا پرندہ ہے، جو دن میں سوتا ہے اور آنکھیں بند کرنے کے لئے اوپر سے اپنا پلک نیچے تک لاتا ہے، تب ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں، جیسے انسان اپنی پلکوں کو اوپر سے نیچے لاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے سانپ کو ایسا بنایا جس کی آنکھوں پر پلکیں نہیں دیں؛ بلکہ عینک کی طرح ایک صاف شفاف جھلی رکھی جس کے بند کرنے کے باوجود سانپ کی آنکھیں اندر سے نظر آتی رہتی ہیں، یہ جھلی معمولی روشنی میں بھی چمکتی ہیں، اس لئے وہ سوتا بھی رہا تو اس کی آنکھیں کھلی دکھائی دیتی ہیں، تیز روشنی میں وہ آنکھیں مکمل بند کرلیتا ہے، دن کی روشنی میں وہ اپنی آنکھیں پوری طرح کھول نہیں سکتا صرف ہلکے، ہلکے بند جھلی سے دیکھتا ہے، جب اندھیرا ہوجاتا ہے، تو اس کی آنکھیں پوری طرح کھل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں!؟ ذرا غور کیجئے کہ اس نے بعض جانوروں کو دن کی روشنی میں دیکھنے کے قابل بنایا، بعض کو رات کے اندھیروں میں دیکھنے کے قابل بنایا، سانپ بھی تقریباً رات کے اندھیروں ہی میں نکل کر شکار تلاش کرتا ہے اور بعض کو پانی میں دیکھنے کے قابل بنایا، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ نے الو کو وہ آنکھیں عطا فرمائیں کہ وہ تاریک ترین گہری رات میں بھی چھوٹے سے چھوٹے چوہے کو دیکھ لیتا ہے، وہ دن میں نہیں دیکھ سکتا، دن میں سوتا اور رات میں جاگتا ہے۔

۞ کتے کو اللہ نے ایسی ناک بخشی ہے جو ہر گذرنے والے جانور کو انسانوں کو اور انسانوں میں سے چور اور قاتل کو پہچان لیتا ہے جس کی وجہ سے پولس کتے کی مدد سے چور اور قاتل کو پکڑتی ہے، اللہ نے یہ صلاحیت کسی دوسرے جانور میں نہیں رکھی۔ بے شک وہ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر ہے۔

۞ مچھلی، مینڈک، مگرمچھ بغیر سورج کی روشنی کے پانی میں دیکھ سکتے ہیں، رات میں اڑنے والے پرندے سورج غروب ہوتے ہی اندھیرا ہونے کے بعد نکلتے ہیں۔ جانداروں کی آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے پلکوں کو بنایا اور پھر پلکوں کے ذریعہ آنکھوں میں ہمیشہ پانی یعنی آنسوں رہنے کا انتظام کیا، اگر آنکھوں میں پانی نہ رہے تو وہ جلنا اور چبھنا شروع ہوجاتے ہیں، دیکھنے میں تکلیف شروع ہوجاتی ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں کہ جاندار پانی معدے میں پہونچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ آنکھوں کے کونوں سے مسلسل پانی جاری رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو ریگستانی جانور بنایا اور ریت کے طوفان میں چلنے اور ریت سے بچنے کے لئے پلکوں میں جھلی رکھی، جس سے وہ پلکیں بند کرکے بھی دیکھتا رہتا ہے۔ گویا وہ جھلی اس کی عینک ہے، جو طوفان کے وقت ساتھ دیتی ہے، اس کے کانوں کے کور بھی ایسے بنائے جس سے وہ گردوغبار سے محفوظ رہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

جانداروں کے تنفّسی نظام میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کیجئے

۞ جانداروں کے سانس لینے پر غور کیجئے! ہر مخلوق کو اس کے اپنے ماحول کے مطابق سانس لینے کا انتظام کیا، مثلاً پانی میں رہنے والے جانور ہوا سے راست آکسیجن استعمال نہیں کرتے، وہ پانی میں حل شدہ آکسیجن استعمال کرتے ہیں؛ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہوا سے آکسیجن حاصل کرنے والے جانوروں کی ساخت الگ بنائی اور پانی سے آکسیجن حاصل کرنے والے جانوروں کی ساخت الگ بنائی۔ اسی طرح زمین میں رہنے والوں کے سانس لینے کا طریقہ الگ رکھا جھینگر کو ناک نہیں ہوتی، وہ نلیوں کے ذریعہ سانس لیتا ہے۔ کچھوے جو زمین کی گیلی مٹی میں دبے رہتے ہیں، ان کا جلد کے ذریعہ تنفّسی نظام بنایا، زمین میں رہنے والے کیچوے زمین کی ٹھنڈک اور رطوبت کو اپنے جلد میں جذب کرتے ہیں، کیچوے میں جلدی خلیے پانی کو ایک لمبے وقت تک جذب کرکے رکھتے ہیں، اس کی

وجہ سے جلد جلدی خشک نہیں ہوتی، اور وہ زیادہ وقت تک بلوں سے باہر نہیں نکلتے، اگر باہر نکل جائیں تو ان کی رطوبت ضائع ہو جاتی ہے اور جلد خشک ہو جاتی ہے، بل میں پانی بھر جائے تب ہی وہ باہر زمین کے اوپر آجاتے ہیں جلد خشک ہو جائے اور جلد میں سے رطوبت ختم ہو جائے تو وہ مر جاتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمام آبی جانوروں میں ایک ہی قسم کے تنفّسی اعضا نہیں بنائے، مینڈک اور مچھلی آبی جانور ہیں، مگر مینڈک پانی اور خشکی دونوں پر رہتا ہے۔ مچھلی صرف پانی میں رہتی ہے۔ مینڈک کے لئے اللہ تعالیٰ نے جلد اور پھیپھڑوں سے تنفس کا انتظام کیا، مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے گلپھڑے دیے اور وہ گلپھڑوں سے تنفّسی نظام انجام دیتی ہے، اس کے برعکس انسان خشکی پر رہنے والا جاندار ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے پھیپھڑوں سے تنفّسی نظام دیا ہے، کیکڑے بھی گلپھڑوں سے سانس لیتے ہیں۔ کچھوے اور جونک جلد سے تنفّسی نظام انجام دیتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں، ان کی تخلیق میں کیسا کمال ہے۔ بے شک اس جیسی تخلیق کرنے والا کوئی دوسرا نہیں۔ جاندار ہوا اور پانی میں سے آکسیجن تنفّسی اعضاء میں داخل کرتے ہیں، پھر وہ خون میں داخل ہوتی ہے، کاربن ڈائی آکسائیڈ خون سے نکل کر پانی اور ہوا میں داخل ہو جاتی ہے۔

۞ مینڈک بھی اپنی جلد کو گیلی رکھتا ہے، مینڈک کی جلد میں بڑی مقدار میں غدود (glands) پائے جاتے ہیں، اس کی جلد پانی کو جذب کرتی اور اسے روکے رکھتی ہے۔ مینڈک اپنی جلد کو نم اور چکنا رکھنے کے لئے بار بار پانی میں چھلانگ لگاتے، مینڈک گرما میں گیلی زمین کے اندر بلوں میں ٹھنڈک اور رطوبت کو جذب کرتے رہتے ہیں، جب اس کی جلد ٹھنڈک اور رطوبت والی ہوتی ہے، تو وہ باہر غذا کے لئے نکلتے ہیں، اگر جلد خشک ہو جائے تو مینڈک بھی مر جاتے ہیں، سرما میں جب مینڈک بل بنا کر گیلی زمین میں قیام کرتے ہیں، تو جلد کے ذریعے تنفس انجام دیتے ہیں، مچھلی میں پانی منہ میں داخل ہو کر گلپھڑوں سے بہتا رہتا ہے، مچھلی کا پانی میں بار بار منھ کھولنا اور بند کرنا دراصل تنفّسی نظام کے لئے پانی کو منہ میں داخل کرنا ہوتا ہے، غرض اللہ نے جانداروں کو تنفّسی نظام کے لیے مخصوص اعضا دیے جو اپنے اپنے ماحول سے آکسیجن حاصل کر کے جسم کے مختلف خلیوں تک پہونچاتے ہیں اور تمام خلیوں سے تیار ہونے والی کاربن ڈائی آکسائڈ فضلات کی شکل میں باہر خارج

ہو جاتی ہے، پھر یہ کاربن ڈائی آکسائڈ کو اللہ تعالی نے نباتات کے تنفس کا ذریعہ بنایا، تمام نباتات کاربن ڈائی آکسائڈ کے ذریعہ سانس لیتے اور فضلات کی شکل میں آکسیجن خارج کرتے ہیں، اسی طرح انسان کائنات کی تمام چیزوں میں غور و فکر کرتا چلا جائے گا، تو اسے کھلے طور پر نظر آئے گا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

زبان کی تخلیق میں اللہ تعالی کی قدرت کے کرشموں پر غور کیجئے

زبان بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زبان ایک ایسا عضو بنایا جس سے بہت سارے کام لیتا ہے، منہ میں ۲۴ گھنٹوں میں ایک لیٹر پانی لعاب کی شکل میں نکلتا ہے، جس کی وجہ سے زبان تر رہتی ہے، اگر زبان لعاب میں تر نہ رہے، تو انسان بات نہیں کر سکتا، یہی لعاب غذا کو تر کرنے اور دانتوں میں پیسنے کے قابل بناتا اور غذا کو تر کر کے اندر حلق سے معدے میں اترنے میں بھی مدد دیتا ہے، منہ میں جراثیم یا انفکشن آجائے تو جراثیم کو مارتا بھی ہے، زبان کے نیچے غدود سے نکلنے والے میٹھے پانی کو ہم تھوک کہتے ہیں، جو مسلسل نکلتا رہتا ہے، گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے منہ میں میٹھے پانی کا چشمہ جاری کر رکھا ہے، ذرا غور کیجئے جاندار کا پانی معدے میں پہنچاتا ہے؛ مگر اللہ تعالی زبان کے نیچے کے غدودوں سے مسلسل پانی کو جاری رکھتا ہے، زبان میں اللہ نے یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ غذا کا مزہ، میٹھا، پھیکا، کڑوا، گرم اور ٹھنڈا بتلاتی ہے، زیادہ نمک کا احساس دلاتی ہے، اگر یہ احساس نہ دلائے تو انسان زیادہ نمک کی کھاری چیزیں کھا لیتا اور دوران خون کو خراب کر لیتا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے اہم چیز زبان میں یہ رکھی ہے کہ وہ دل و دماغ کے خیالات کو گفتگو کی شکل میں اظہار کرتی ہے، ذرا غور کیجئے! اللہ تعالیٰ کیسے قادر ہیں کہ دل و دماغ میں جو خیالات و افکار آتے ہیں، ان کا اظہار زبان سے کرنے کے قابل انسان کو بنایا اور تمام جانداروں میں انسان ہی سب سے عمدہ کلام کرتا ہے، قوتِ گویائی اللہ نے انسان کو عطا فرمائی، اللہ نے زبان میں چکھنے اور مزے کا اظہار کرنے والے خلیے رکھے ہیں، اس میں کئی رگیں اور ریشے پیدا کئے، جو زبان کے سامنے نوک میں ہوتے ہیں، زبان کی نوک غذا یا منہ میں جانے والی چیزوں کی کیفیت کی حقیقت دماغ کو دیتی ہے، جس کی وجہ سے دماغ کو کسی چیز کے گرم، ٹھنڈا، میٹھا، کڑوا، ترشی نمکین یا پھیکا پن کا علم ہوتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ یہ صلاحیت زبان

کی نوک میں نہ رکھتا تو گرم چیز، کڑوی چیز، پھیکی چیز، منہ میں جا کر پوری زبان کو جلا دیتی یا کڑوا کر دیتی، ذرا غور کرو! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کا کیسا خیال رکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے زبان میں ۹ ہزار ریشے اور رگیں، چکھنے کے لیے رکھی ہیں، جو سب کے سب دماغ سے تعلق رکھتے ہیں، یہ بھی کمال اور قدرت ہے کہ دانتوں کے بیچ میں اس کو محفوظ کیا۔ کھاتے وقت غذا کو دانتوں کے درمیان ڈالتی ہے، تاکہ غذا اچھی طرح چبائی جائے اور ہضم ہونے میں آسانی ہو اور اندر اتر سکے، اگر اللہ تعالیٰ زبان سے مزہ کھینچ لیں، تو وہ بے مزہ اور بدمزہ پھیکی ہو جائے گی، غذا کا کوئی مزہ ہی انسان کو معلوم نہیں ہوگا۔ بخار کے بعد انسان کا منہ کڑوا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے تمام غذائیں کڑوی معلوم ہوتی ہیں، انسان کو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا احساس دن و رات رہنا چاہئے اور وہ بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے، کہ اللہ تعالیٰ نے زبان کو ایسا بنایا کہ اسی کے استعمال سے انسان کی ساری صلاحیتیں سمجھ میں آتی ہیں کہ وہ کتنا قابل، ادب والا، مہذب اور ایمان والا ہے یا غیر ایمان والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ جب اس بات پر قادر ہے کہ وہ چمڑے اور گوشت کی ایک چھوٹی سی زبان سے گفتگو کروا سکتا ہے اور پرندوں میں اللہ نے طوطے کو ایک ایسا پرندہ بنایا کہ وہ اگر بچپن سے انسانوں کے ساتھ رہے تو انسانی بولی سیکھ لیتا ہے، تو ذرا غور کرو کہ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کے جسم کے دوسرے اعضا اور جلد سے بغیر زبان کے بات نہیں کروا سکتا؟ بے شک وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے، وہ قیامت کے دن انسانی جسم کے دوسرے اعضا سے بغیر زبان کے بات کروائے گا، حضور ﷺ کو درختوں اور پتھروں نے بغیر زبان کے سلام کیا، اونٹ اور دوسرے جانوروں نے حضور سے کلام کیا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ان اللہ علی کل شییء قدیر ۔

قرآن مجید انسانوں کو غور فکر کروا کر اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان کروانا چاہتا ہے

۞ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بار بار کائنات میں اور خود انسان کے اندر غور و فکر کی تعلیم دی ہے اور یہ غور و فکر کی تعلیم اس لئے دی گئی کہ انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اس کے کاموں اور اس کی صفات سے اس کو سمجھے اور پہچانے۔ جتنا زیادہ انسان کائنات میں غور و فکر کرتا چلا جائے گا، اتنا ہی اس میں سے شرک دور ہوگا اور وہ اپنے ایمان کو بڑھا سکے گا اور طاقتور بنا سکے گا، اس کے ایمان میں

شعور آتا چلا جائے گا، انسان کو اپنے ایمان کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کا ایک ہی راستہ ہے، وہ یہ ہے کہ وہ کائنات میں غور و فکر کرتا رہے اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کی کوشش کرے، موجودہ زمانے کے مسلمان غور و فکر سے دور ہو گئے ہیں، اس لئے کلمہ پڑھ کر ایمان کا دعوی کر کے بھی شرک میں گرفتار ہیں، یہ تمام تشریحات اس لئے کی جارہی ہیں کہ انسان کائنات میں غور و فکر کر کے خالص توحید اپنے اندر پیدا کرے اور اسے غور و فکر کا طریقہ سمجھ میں آجائے۔

جانداروں کے معدے کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کیجئے

جانداروں کا معدہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف جانداروں کی غذا الگ الگ بنائی، بعض پھل کھاتے ہیں، بعض پتے اور گھاس کھاتے ہیں اور بعض کچی غذائیں مثلاً گوشت اور ہڈی کھاتے ہیں۔ بعض جانور ثابت (مکمل) جانوروں کو نگل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہونے کے ناتے جانداروں کے لئے یہ نظام بنایا کہ وہ جیسی بھی غذائیں کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو معدے میں ہضم کرواتا ہے اور پھر پورے جسم میں تقسیم کرواتا ہے اور جزو بدن بناتا ہے۔ درختوں کو تو اللہ تعالیٰ بغیر معدے کے غذا صرف جڑوں سے کھلاتا اور تقسیم کرواتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَيْئٍ قَدِیْر ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ ہم اپنے جسم کو نہ خون پلاتے ہیں اور نہ کسی جاندار کی ہڈیاں نگلتے ہیں اور نہ ہی کوئی گردہ، کلیجی، دل، دماغ اس کی اصلی شکل میں نگلتے ہیں، نہ لوہا چباتے ہیں نہ کیلشیم اور نہ کاربوہائیڈریٹ، نہ پروٹین اور نہ دوسری کوئی دھاتیں کھاتے ہیں، تمام جاندار اپنی غذا مختلف پیداوار سے حاصل کر کے اپنے معدے میں چبا کے اتارتے ہیں، صرف پرندے ہی دانہ بغیر چبائے پوٹے میں اتار لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے معدے کو ایک زبردست لیبارٹری کی طرح بنایا ہے اور ہاضمے کے نظام میں معدے کو بنیادی آلہ بنایا ہے، معدے کی خرابی سے تمام جسم پر اثر بھی پڑتا ہے، معدہ کو ایک مشکیزہ نما تھیلے کی طرح بنایا ہے، پھر اس میں اللہ نے سکڑنے اور پھولنے کی صلاحیت بھی رکھی ہے، معدے میں قوت برداشت بہت رکھی ہے، معدے کا اصل کام خوراک جمع کرنا اور پھر اچھی طرح مِکس کرنا اور

کیمیاوی تبدیلیوں کا آغاز کر کے دلئے کی شکل میں دینا ہوتا ہے اور پھر ہاضمے کے نظام کے اگلے حصے یعنی چھوٹی آنت میں داخل کرنا ہے، نیم مائع شکل میں خوراک کو آگے بڑھانا ہے، یعنی معدہ سکڑ کر، غذا کو آنتوں میں ڈھکیلتا رہتا ہے، وہ غذا کی دوگنی اور تین گنی مقدار بھی اپنے اندر رکھ سکتا ہے، جانداروں کا ہضمی نظام منہ سے شروع ہو کر مقعد تک لمبا ہوتا ہے، بوڑھے انسان کے معدے کی نالی کو ناپا جائے تو حلق سے مقعد کے مقام تک ساڑھے گیارہ میٹر لمبی ہوتی۔ غذا اس میں مختلف مراحل سے ہوتے ہوئے گذرتی ہے، غذا منہ کے بعد خوراک کی نالی میں آتی ہے، پھر معدہ میں آتی ہے، یہ غذائی نالی سینے کے اعضا پھیپھڑوں اور دل وغیرہ کو جدا کرتی ہے، معدے کے تین کام ہیں (۱) غذا کو کچھ وقفے کے لئے اپنے اندر جمع رکھنا (۲) غذا میں کیمیائی تبدیلیوں کا آغاز کرنا (۳) غذا کو ہاضمے کے نظام کے اگلے حصوں کے حوالے کرنا۔ ان تینوں عمل میں سے کسی میں بھی بگاڑ آجائے تو بدہضمی اور تبخیر ہوتا ہے، عام طور پر سگریٹ، حقہ، چرس، افیون، گانجہ، شراب اور ہیروین سے یہ نظام بہت بری طرح بگڑ جاتا ہے، جسمانی کمزوری یا السر سے بھی غذا کی منتقلی کا کام سست پڑ جاتا ہے، معدہ جب تھیلے کی مانند ہو کر خوب غذا جمع کر لیتا ہے، تو اس کے دوسرے عضو جواب دے دیتے ہیں، تکلیف پیدا ہوتی ہے، پھیپھڑوں پر دباؤ پڑتا ہے، تنفس کا عمل تیز ہو جاتا ہے، سانس رکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، اختلاج محسوس ہوتا ہے، اس لئے اسلام نے معدے کے تین حصوں میں سے ایک حصے میں غذا اور دوسرے کو پانی اور تیسرے کو خالی رکھ کر سانس سہولت سے لینے کی تعلیم دی، اگر غذا مناسب وقت سے زیادہ معدے میں رہ جائے تو غذا کو آگے بھیجنے کا نظام سست پڑ جاتا ہے اور بدہضمی اور تبخیر کی شکایت بھی پیدا ہوتی ہے، ذرا ذرا سی باتوں سے پریشان ہو جانے اور غیر ضروری سوچ بچار میں رہنے سے بھی ہضمی نظام پر اثر پڑتا ہے، حد سے زیادہ مرغن غذاؤں کا استعمال، تیز مرچ اور مصالحے، تلی ہوئی چٹپٹی چیزیں، بے وقت بغیر بھوک کے کھانا کھانا، جلدی جلدی بغیر چبائے غذا نگلتے جانا یا کھانے کے دوران یا کھانے کے فوراً بعد پانی پینا یا پہلے پانی پینا یا جنسی فعل کرنا یا دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑا سا آرام نہ کرنا اور رات کھانے کے بعد کچھ دیر چہل قدمی کئے بغیر سو جانا، دعوتوں اور تقریبوں میں اندھا دھند کھا لینا، راتوں میں نیند نہ لے کر غیر ضروری جاگنا، شب بیداری

کرنا، صبح بہت دیر تک سونا، یا انٹی بایوٹک دوائیں یا ہاضمے کی دوائیں بار بار لینا یا جلاب آور گولیاں کا مسلسل استعمال کرنا، ان تمام بے اعتدالیوں سے معدے اور جگر کا فعل متاثر ہو کر سست پڑ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جانوروں کے مقابلے میں انسانوں میں بہت بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، جانور تلی ہوئی چٹپٹی چیزیں نہیں کھاتے، اور نہ دیر تک جاگتے، جلدی سوتے، جلدی بیدار ہوتے اور کھانے کے دوران پانی نہیں پیتے، ان تمام بے اعتدالیوں سے دور رہتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے کھانا اطمیناں سے آہستہ آہستہ اور خوب چبا کر کھانے اور پانی آہستہ آہستہ تین حصے کر کے پینے کی تعلیم دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے معدے میں ایک خاص قسم کا ہضم کرنے والا اسیڈ (Acid) رکھا ہے، جس کو ہیڈروکلورک ترشہ یا نمک کا ہلکا تیزاب کہتے ہیں، اسی ترشے سے غذا نرم ہو کر دلیہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے، معدہ اس ترشے کو پیدا کرتا ہے اور اس کی پیداوار میں انسان کی ذہنی حالت، پریشانی، غم اور مصیبت کے اثرات کا بہت بڑا دخل بھی ہے، ان حالتوں میں یہ ترشہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

جس طرح زیادہ چٹپٹی تیل کی چیزیں کھانے سے زیادہ ترشہ بنتا ہے، اسی طرح ان حالتوں میں بھی زیادہ بنتا ہے، اس کی وجہ سے بھوک کے بند ہونے، بدہضمی اور تبخیر معدہ کی شکایت پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے اور بعض اوقات زیادہ ترشہ سے ناسور (السر) کا سبب بھی بن جاتا ہے، بدہضمی اور کھٹی ڈکاریں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

نمک کا تیزاب اور دیگر کیمیائی عناصر معدے کی رطوبت میں ہوتے ہیں، غذا کو اچھی طرح نہ چبانے سے، کھانے کے دوران یا فوراً بعد پانی پینے سے یا لسی پینے سے معدے کی رطوبت کم ہو جاتی ہے اور غذا پر اپنا اثر پورا نہیں کرتی، بدہضمی اور تبخیر کا باعث بن کر ہضمی نظام سست ہو جاتا ہے۔

یہ ترشہ اتنا تیز ہوتا ہے کہ معدے کی دیواروں کو بھی نقصان پہونچا سکتا ہے اور نقصان پہونچانے کی پوری طاقت رکھتا ہے، اسی سے اللہ تعالیٰ نے غذا کے ہضم ہونے اور دلیہ بننے کا نظام رکھا، دنیا کی کوئی لیبارٹری وہ کام نہیں کر سکتی جو جانداروں کا معدہ کام کرتا ہے، اگر انسان معدے کے عمل پر ذرا غور کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کو آسانی سے سمجھ سکے گا اور پکار اٹھے گا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب معدہ کا ہیڈروکلورک ترشہ یا نمک کا ہلکا تیزاب جو تیز ہوتا ہے اور معدے کی دیواروں کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے اور وہ جانداروں کے کھائے ہوئے کچے گوشت اور غذاؤں کو گلا دیتا ہے، جیسے: شیر، مگرمچھ تو گوشت ہڈی چبا کر کھا جاتے ہیں، وہ اس طرح کے کچے گوشت کو پورا گلا دیتا ہے تو پھر معدہ خود اپنی دیواروں کو جو گوشت ہی کی بنی ہوئی ہوتی ہیں اس کو کیوں نہیں گلا دیتا؟ آخر معدے کی دیواریں اس ترشے سے کیوں نہیں گل جاتیں؟

قربان جائیے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر! اللہ تعالیٰ معدے کی حفاظت کے لئے معدے ہی کے ذریعہ ایک چکنا لیس دار مادہ پیدا کرتا ہے، جو معدہ کی پوری دیواروں کو لپٹ جاتا اور ترشے سے معدہ کی پوری حفاظت کرتا ہے۔ معدے کو ہر روز غذا جانے سے پہلے ترشہ اور یہ چکنا لیس دار مادہ تیار کرتے رہنا پڑتا ہے، معدے کی دیواروں پر اگر یہ مادہ کوٹنگ نہ ہو تو معدہ برباد ہو سکتا ہے، جانداروں کی زندگی کی بقا کے لئے معدے کو ترشہ اور چکنائی مادہ ہر روز پیدا کرنا پڑتا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ معدہ کو اپنا کام کرنے کے لئے اس کے خلیات کو نہ عقل دی گئی، نہ سمجھ بوجھ وہ صرف اللہ کے صفت قادر ہونے کی وجہ سے ہدایت حاصل کر کے جانداروں کی ربوبیت میں بڑا رول ادا کر رہا ہے۔

معدے میں دورانِ غذا پانی کے استعمال سے اس کی رطوبیت کم ہو جاتی ہے اور غذا دیر تک سست رفتار سے ہضم ہوتی ہے، پیٹ بھاری رہتا ہے اور گیس پیدا ہوتے ہیں۔ جانداروں کے معدے میں گیس بھی جمع ہوتی ہے، جانداروں کی آنتوں میں بہت سے جراثیم پائے جاتے ہیں، یہ جراثیم پینے کے پانی، خوراک، تھوک، بلغم کے ساتھ حلق سے معدے میں چلے جاتے ہیں، ان جراثیموں کی وجہ سے خوراک کی توڑ پھوڑ ہوتی ہے اور گیس پیدا ہوتی ہے، خون میں بھی کئی گیس ملے ہوئے ہوتے ہیں، جب خون اپنی نالیوں کے ذریعے انتڑیوں کی دیواروں میں آتا ہے تو گیس خون سے الگ ہو کر انتڑیوں میں آ جاتے ہیں، باقی بہت ساری گیس کھانے کے ہر لقمے کے ساتھ کچھ نہ کچھ معدہ میں چلی جاتی ہے اور ہوا کھانے کے اجزا اور لقمے کی لپیٹ میں موجود ہوتی ہے، اگر جلدی جلدی عجلت میں بغیر چبائے غذا نگل لی جائے تو ہوا بھی ساتھ ساتھ چلی جاتی ہے۔ اسی طرح پانی کے ہر گھونٹ کے ساتھ ہوا خاصی مقدار میں اندر چلی جاتی ہے۔ یہ ہوا بلبلوں کی صورت میں ہوتی ہے۔

تیزی سے غٹ غٹ کر کے عجلت میں بغیر ٹھہرے اطمینان کے ساتھ پانی نہ پینے سے، ہوا کی مقدار کا زیادہ حصہ اندر چلا جاتا ہے، چوبیس گھنٹوں میں تقریبا ڈیڑھ لیٹر تھوک اندر جاتا ہے، اس میں بھی ہزاروں ننھے منے ہوا کے بلبلے موجود ہوتے ہیں جو پیٹ میں جاتے ہیں۔ اسی طرح خوراک جس کے بنانے میں خمیر استعمال کیا گیا ہو وہ بھی گیس پیدا کرتی ہے مثلاً نان، دہی بڑے، کیک پیسٹری، کولڈرنکس کریم، ڈبل روٹی، بن، یہ سب معدے میں گیس پیدا کرتے ہیں۔

تمام جاندار اپنے اپنے معدے میں کچا یا پکا پکایا دانہ یا گھاس یا پتے یعنی خام مال اور میٹریل ڈالتے ہیں، جو نہ خون ہوتا ہے اور نہ ہی ہڈی ہوتا ہے اور نہ ہی گوشت ہوتا ہے اور نہ ہی بال اور نہ چمڑا؛ بلکہ جو گوشت، چاول، دال، دانے، ترکاریاں، پتے اور گھاس ہوتے ہیں وہ را میٹریل ہوتے ہیں، جو لب لبی رس اور جگری رس کے بعد چھوٹی آنت غذا سے کیلشیم، نمک گندھک، آیوڈین، لوہا، کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین اور دوسری دھاتیں اور نمکیات الگ الگ کر کے اعضا کے خلیوں تک پہونچاتے ہیں، ذرا اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کو دیکھئے کہ وہ سوکھی گھاس، سوکھے پتوں اور چاول گیہوں کے دانوں میں کس طرح ہضم ہو کر جز و بدن بننے کی صلاحیت رکھا ہے۔

معدے کے کاموں کو کنٹرول کرنے والے اعصاب ہوتے ہیں، اعصاب وہ تار ہوتے ہیں جو دماغ اور ریڑھ کی ہڈیوں سے پیغامات اور احکامات معدے تک پہنچاتے ہیں۔

جاندار اپنی اپنی غذائیں صرف معدے میں چبا کر اتارتے ہیں؛ مگر ان کو ہضم کرنے اور جسم کے تمام اعضا کے خلیات تک پہونچانے کے لئے عقل کا استعمال بالکل نہیں کرتے۔ غذا کو صرف معدے میں پہونچا کر دوسرے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ غذا معدہ میں جا کر کیا شکل اختیار کر رہی ہے، کیسے ہضم ہو رہی ہے، کتنی کار آمد بنی اور کتنی ناکارہ ہو گئی؟ غذا سے کتنا فائدہ ہو رہا ہے اور کتنا نقصان؟ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق جاندار جب تک جاگتا رہتا ہے معدہ اپنا کام کرتا رہتا ہے اور جانداروں کو وقت پر بھوک پیاس کا احساس دلاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی شان قادر ہونے کا کمال دیکھئے کہ وہ معدہ جو عقل و شعور سے خالی ہے جس کو کسی استاذ کے ذریعے نہ ہدایت دی گئی، جس کے خلیات ہر روز مرتے اور نئے خلیات پیدا ہوتے ہیں، اتنے ہدایت یافتہ اللہ نے بنائے

کہ وہ غذاؤں کو ہضم کرتے ہوئے چھوٹی آنت میں لاکر جسم کے لئے جو جو کار آمد چیزیں ضروری ہیں علحدہ کر لیتے ہیں، جسم میں چربی بھی جمع ہوتی ہے، جو غذا نہ ملنے پر غذا کا بدل بن سکتی ہے، معدہ میں لبلبی رس اور جگری رس کے بعد غذا کا زیادہ تر حصہ جسم میں جذب ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ مادہ آنتوں کی دیواروں میں واقع خون کی نالیوں کی دیواروں کے ذریعہ خون میں جذب ہو کر مختلف اعضا کے خلیات تک جاتا ہے۔

لبلبہ ایک ایسا غدود ہے، جس کا ہضمی نظام سے قریبی تعلق ہوتا ہے، یہ گدے کی مانند ہوتا ہے، اور دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دونوں حصوں کے کام علٰحدہ علٰحدہ ہوتے ہیں، ہضم شدہ غذا کے بعد فضلہ بڑی آنت میں آکر، بڑی آنت فضلے میں سے استعمال شدہ پانی کو علحدہ کر کے باہر خارج کر دیتی ہے، پھر یہ ہضم شدہ غذا کو معدہ ایک خاص مواد کی شکل میں جگر کی طرف منتقل کو دیتا ہے، ہضم شدہ غذا چھوٹی آنت کی اندرونی پرت جو دھاگوں کی شکل میں ڈھکی ہوئی ہوتی ہے، غذائی ذروں کو جذب کرتی رہتی ہے، اس طرح ہضم شدہ غذا کا کار آمد مواد جسم کے جس جس خلیے کو چاہیے خون کے ذریعہ منتقل ہوتا رہتا ہے، جانداروں کے جسموں کا نظام ایک بہت بڑی فیکٹری کی مانند ہے، جو کئی مشینوں کے ذریعہ الگ الگ کام انجام دیتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے قدیر اور قادر ہونے کا یہ نظام اتنا شاندار ہے کہ جسم کے وہ حصے جہاں بال ہیں، جہاں دانت ہیں، جہاں آنکھیں ہیں، جہاں گوشت ہیں، ہڈیاں ہیں اور خون بننے والے خلیات ہیں، یہ مواد وہاں کے خلیات میں جا کر وہی اعضا کی پرورش کا کام کرتے ہیں، ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ بالوں کو جانے والا مواد ہڈی میں اور ہڈیاں بنانے والا، گودا بنانے والا مواد، خون کے خلیات میں اور خون بنانے کا مواد آنکھوں کانوں اور سماعت کے خلیات میں چلا جائے، سارے کار آمد مواد جسم کے تمام اعضا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، تقسیم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے جانداروں اور نباتات پر نہیں رکھی؛ بلکہ اللہ تعالیٰ نے معدہ، جگر کے بعد خاص طور پر چھوٹی آنت کو ہدایت دے رکھی ہے، تمام جانداروں اور نباتات میں لاکھوں کروڑوں خلیات کام کرتے رہتے ہیں، یہ بھی اللہ کی قدرت دیکھئے کہ پودے اپنی غذا زمین سے حاصل کرتے ہیں۔

جسم انسانی میں ۷۰ ہزار بلین خلیات ہوتے ہیں ان کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) تقسیم ہونے والے خلیات (۲) تیزی سے تقسیم نہیں ہونے والے خلیات (۳) ہمیشہ رہنے والے خلیات۔

پہلی قسم کے خلیات زندگی بھر تیزی سے تقسیم ہوتے رہتے ہیں اور مردہ خلیات کی جگہ نئے خلیات جنم لیتے ہیں، مثلاً جلد کے اوپر پرت کے خلیات، منہ کے اندر کے بعض خلیات، اعضاء تناسل کے اندر کے خلیات، معدے کی نالیوں کے اندرونی پرت کے خلیات، غذائی نالی، رحم اور اخراجی نظام کے اندرونی پرت کے خلیات، ہڈی، گودے اور خون کے خلیات، جو تیزی سے ختم ہوتے اور نئے خلیات پیدا ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کے خلیات نئے جنم لینے کی طاقت تو رکھتے ہیں؛ مگر تیزی سے تقسیم نہیں ہوتے۔ زخم یا بیماری کے بعد ان کی پابجائی تو ہوتی ہے؛ مگر سست ہوتی ہے یہ اعضائے جسم کے اصل خلیات ہوتے ہیں، جگر، گردہ، لبلبہ وغیرہ۔

تیسری قسم کے خلیات عصبی اور گوشت کے خلیات، عغلی اور قلبی کے خلیات ہوتے ہیں، جو ہمیشہ رہتے ہیں، توڑ پھوڑ کے بعد ان مردہ خلیات کی جگہ نئے خلیات جنم نہیں لیتے۔

خلیات کے ہر روز مرنے اور نئے خلیات پیدا ہونے سے پانچ، دس سالوں کے بعد جانداروں کا پورا جسم تبدیل ہو جاتا ہے۔

خلیات تک مواد اور انکی غذا کو پہونچانے کا کام اتنی عمدگی اور ڈسپلین سے ہوتا رہتا ہے کہ ہر عضو بالکل حساب کتاب سے پرورش پاتا ہے، ایسا نہیں کہ جاندار یا کوئی انسان کوئی غذا مثلاً دودھ، شہد، یا میوہ، پھل پھلاری، گھاس پتے، میٹھا، مرغ یا دوسرا گوشت زیادہ کھالے اور مواد زیادہ تیار ہو جائے اور ایک ہاتھ کے ناخن خوب بڑھ جائیں یا کوئی ہاتھ لمبا یا کوئی انگلی لمبی یا کوئی کان کم اور کوئی زیادہ بننے یا کوئی آنکھ انتہائی تیز دیکھنے لگ جائے یا دل تیز دھڑکنے لگ جائے یا گردے بڑے چھوٹے ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق خلیات کو جو مادہ تقسیم ہوتا ہے اس سے ان کے اعضا کی نشو ونما بالکل اعتدال سے ہوتی رہتی ہے، انسان عقل وفہم رکھ کر بھی تقسیم میں گڑ بڑ کرتا ہے، مگر معدہ اور

اس کے ساتھی جگر آنتیں کوئی گڑ بڑ نہیں کرتیں، پھر یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کو کیسے ظاہر کرتی ہے کہ جو اعضا یا جو جسم کو جس لمبائی تک بڑھنا ہے وہیں تک بڑھ کر رک جاتا ہے۔ اس کی نشو ونما ختم ہو جاتی ہے اور وہ اپنی جنس کا مکمل فرد نظر آتا ہے، حالاں کہ غذا جاری رہتی ہے، مگر خلیات اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے اس اعضا کی نشو ونما روک دیتے ہیں؛ البتہ ان کا کام اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اللہ کی ہدایت ہو جب ہدایت روک دی جاتی ہے تو اعضا کے خلیات اپنا کام کرنا بند کر دیتے ہیں، حالانکہ غذا جاری رہتی ہے، جس کی وجہ سے آنکھیں دیکھنا بند کر دیتی ہیں، کان سماعت ختم کر دیتے ہیں، زبان میں لکنت آجاتی ہے، دماغ سوچنا ختم کر دیتا ہے، دل حرکت بند کر کے انتقال کر جاتا ہے۔

جانداروں کے دماغ کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کیجیے

دماغ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، جسم کے اعضا میں یہ بہت نازک اور اہم چیز ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے ہڈی کے بند صندوق میں رکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے دماغ کو جسم کے ٹیلیفون ایکسچینج کا کام دیا ہے، ریلے اسٹیشن کے کام کرنے کے قابل بنایا، اعصابی نظام رگوں کے ذریعہ ٹیلیفون کے تاروں کی طرح اس سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور مختلف اعضا سے لائی ہوئی اطلاعات کو دماغ تک پہونچاتے اور دماغ سے حاصل رہبری کو جسم کے مختلف اعضا کو پہنچاتے ہیں، دماغ کا سیدھا حصہ جسم کے بائیں حصے کو کنٹرول کرتا ہے اور دماغ کا بایاں حصہ جسم کے سیدھے حصے کو کنٹرول کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دماغ کو چربی کا ایک ڈلا بنایا اور اس میں صرف چربی ہی چربی اور باریک رگیں رکھیں، اللہ نے دماغ میں کئی مراکز رکھے، وہ ہر مرکز کے خلیات سے الگ الگ کام لیتا ہے؛ چنانچہ انسان کائنات کی چیزوں کے نام ان کی شکل وصورت اور رنگ و بو سب کچھ دماغ میں یاد رکھتا ہے، مثلاً اگر انسان کے سامنے شیر کا ذکر کیا جائے اور شیر سامنے نہ بھی ہو، تو انسان کے دماغ میں اس کی پوری شکل وصورت، ہیئت اور فطرت سب آجاتی ہیں، گویا دماغ ہر شئے کو اپنے اندر عکس کر لیتا یا اسکینگ کر لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی دماغ کو بہت تیز آلہ بنایا، کمپیوٹر اسی کو دیکھ کر بنایا جا رہا ہے۔ اس میں یہ صلاحیت رکھی کہ اگر آپ کی مادری زبان اردو زبان ہو اور آپ انگریزی پڑھ رہے ہیں یا کسی

سے بات کر رہے ہیں تو ایک لمحہ تو بہت دیر کی بات ہے، اسی وقت گفتگو کے ساتھ ساتھ ترجمہ آپ کی زبان میں سمجھاتے رہتا ہے۔

انسان اپنی زندگی میں جو بھی علم حاصل کرتا ہے دماغ اس علم کو قلم اور کاغذ کے ذریعہ لکھ کر کتابوں میں محفوظ بھی کر سکتا ہے اور دوسری نسلوں تک اپنے خیالات وافکار اور تحریروں کو پہونچا سکتا ہے، دماغ کا اصلی ترجمان زبان ہے۔ جو دماغ میں آنے والے تمام خیال کو گفتگو کے ذریعہ اظہار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس چربی کے ڈلے میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ بڑے بڑے مسائل حل کر سکتا ہے، کائنات میں غور وفکر کر سکتا ہے، تمام مسائل کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے، اس میں یادداشت کا ایک خانہ ہوتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے۔

اسی دماغ میں اللہ نے اچھی بری چیزیں، صحیح اور غلط راستے، گناہ اور نیکی کو اچھی طرح سمجھنے اور عمل کروانے کی صلاحیت دے رکھی ہے، انسان تقریباً ۶۵ سالوں تک مختلف قسم کے علوم سیکھتا ہے اور اس علم سے اپنی عقل وفہم کا استعمال کر کے اس میں اضافہ کرتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر.

دنیا میں ایک تقریر کی کیسٹ جب بھری جاتی ہے تو وہ کئی سو گز کی ہو جاتی ہے، انسانی زندگی کے ۶۰ سالوں کا علم اور اس کے دماغ کی تمام معلومات کی کیسٹ اگر بنائی جائے تو وہ اربوں میٹر لمبی ریل یا فیتا ہوگی، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے سوا کیلو کے چربی کے ڈلے میں یہ تمام معلومات محفوظ رکھتا، جانداروں میں انسانوں کو ممتاز کرنے والی جو چیز ہے وہ اس کا دماغ یعنی عقل وفہم ہے، اس سے وہ حیوان ناطق بنا اور اعلی مقام حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دماغ میں وہ کنٹرول اور قدرت دی ہے کہ معدہ کا بھر جانا، میٹھے کا کافی ہو جانا، درد کا احساس، جسم کی حرارت، بھوک پیاس کا احساس، بول وبراز کا احساس اور حافظہ کی صلاحیت سب اسی میں رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کان اور آنکھ کو دماغ کی طرف علم پہونچانے والا آلہ بنایا۔ کان، ناک، آنکھ، زبان اور منہ کی رگیں اور دل کی رگیں دماغ سے جڑی ہوئی ہیں، اسی سے دل کی دھڑکن قابو میں رہتی ہے۔

جانداروں کے جسموں میں اللہ نے حفاظتی دستے رکھے ہیں

جانداروں کے جسموں پر خطرناک جراثیم کے حملے اکثر و بیشتر ہوتے رہتے ہیں؛ چنانچہ یہ خطرناک، بیماریاں پیدا کرنے والے صحت مند جراثیم کو مارنے والے بیماری کے جراثیم ہوا میں ہوتے ہیں، سانس کے ذریعہ بھی جسم میں داخل ہوسکتے ہیں، پانی میں بھی یہ زہریلے جراثیم ہوتے ہیں، جو پانی کے ذریعے جسم میں جاسکتے ہیں، غذاؤں کے سڑنے گلنے یا ان کے باسی ہونے یا کھلے مقامات پر رکھنے سے غذاؤں کے ساتھ جراثیم جسم میں داخل ہوتے ہیں اور داخل ہوکر بیماریاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اندر کے طاقتور جراثیم جو خلیات کے ساتھ antibodies کہلاتی ہیں، دشمن جراثیم کا مقابلہ کرکے ان کو ختم کردیتے ہیں، یہ جنگ ہر روز تمام جانداروں کے جسموں میں ہوتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے ہم تندرست اور صحت مند رہتے ہیں، مگر یہ حملہ آور دشمن جراثیم جسم کے کمزور حصوں میں اپنا مقام اور گھر بنا کر طاقتور جراثیم کو ختم کرنا چاہتے ہیں، یہ مقابلہ بڑا سخت ہوتا ہے اس جنگ میں antibodies مل کر مقابلہ کرتے ہیں، مگر جانداروں کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ان کے جسموں میں اندر حفاظت کرنے والے خلیات کے antibodies باہر کے خطرناک جراثیم کو کیسے ختم کرکے ان کی حفاظت کررہے ہیں، جسم کے اندر مرنے والے تمام خلیات کو جسم کے سفید خلیات کھا جاسکتے ہیں؛ گویا وہ ان کی غذا ہوتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انتظام نہ ہوتا تو جانداروں کی زندگی ہمیشہ خطرہ میں رہتی اور وہ زیادہ تر یا تو بیمار ہوجاتے یا مرجاتے، جسمانی نظام میں اللہ نے یہ بھی صلاحیت رکھی ہے کہ ہر عضو اپنی اپنی تھوڑی بہت مرمت ضرور کرلیتا ہے، دل بھی کچھ اپنی مرمت خود کرلیتا ہے، رگیں ٹوٹ پھوٹ جائیں تو خود جڑتی رہتی ہیں یا نئی رگیں پیدا ہوجاتی ہیں، یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی کھلی دلیل ہے۔

۞ ذرا غور کیجئے کہ جانداروں کے جسم میں جانے والی غذا سے پانی الگ، فضلہ الگ اور خون میں جانے والا مادہ الگ کون کرتا ہے؟ اور خود بخود یہ کیسے ہوتے رہتا ہے، بھوک کے وقت بھوک کا احساس اور پیاس کے وقت پیاس کا احساس، نیند کے وقت نیند کا احساس، سر میں درد، پیٹ میں درد یا

پیروں میں درد کا یہ سب احساس انسان کو کیسے ہوتا ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے، تب ہی یہ ربوبیت کا نظام خوبی سے چل رہا ہے۔

۞ انسان جو غذائیں کھاتا ہے اس کو یہ تک نہیں معلوم رہتا کہ چاول، گیہوں، ترکاریاں اور پھل پھلاری کہاں سے آئیں ہیں؟ کس مقام پر اگائی گئی ہیں اور وہاں اگانے کے لئے کیا کیا محنتیں کرنی پڑیں، پانی کہاں سے لانا پڑا؟ کھاد کہاں سے لانی پڑی، ان کی حفاظت کیسے کرنی پڑی، اور وہ ان تک کتنی محنتوں سے کیسے پہونچیں؟

۞ ماں باپ نہ بچوں کا گوشت بناتے ہیں نہ ہڈی بناتے اور نہ خون بناتے، غذا کو خون یا رطوبت میں تحلیل دراصل صرف اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور وہ قادر ہونے کے ناتے جسم کے تمام اعضا تک پہونچاتا ہے، نہ معدے، نہ آنتیں اور نہ جگر یہ کام کرسکتے ہیں، بظاہر یہ سب ان سے ہوتا ہوا نظر آتا ہے؛ مگر یہ خالص اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظاہرہ ہے جو ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے اس لئے کہنا پڑے گا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

۞ کسی انسان کو قطعی اس بات کا احساس اور علم ہی نہیں اور نہ وہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مٹی کے رس سے جیتا جاگتا جاندار کیسے کھڑا کرسکتا ہے اور پھر ہر جاندار میں دیکھنے کا آلہ، سننے کا آلہ، دل کا آلہ، دماغ کا آلہ اور گردوں کا آلہ، یہ تمام آلے کیسے لگادیے اور دوران خون کو دوڑنے اور اس کے مناسب رفتار سے چلنے کے لئے بجلی کا انتظام دل میں کیسے پیدا کیا اور دل سونے، دوڑنے، الٹا لٹکنے اور نیچے گرنے کے باوجود کیسے حرکت کرتے رہتا ہے، تمام جاندار چاہے دوڑیں، الٹا لٹکیں، نیچے گر جائیں، یا سو جائیں یا بے ہوش ہوجائیں؛ مگر دل برابر حرکت کرتا رہتا ہے، یہ صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظاہرہ ہے بے شک وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ مخلوقات کی زندگیوں کے ہر شعبے پر ہر طرح سے قادر ہے، اس کی مرضی ومنشا کے بغیر کوئی کسی کو نہ نقصان پہونچا سکتا ہے اور نہ فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

۞ حضور ﷺ ہجرت کے وقت ان مشرکین مکہ پر مٹھی بھر ریت پھینک کر گزر گئے جو آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے گھر کو گھیرے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر غنودگی طاری کردی

وہ قتل نہ کر سکے اور اللہ تعالی نے پوری حفاظت کے ساتھ ہجرت کروا دی بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ حضرت موسیٰؑ کو نہر میں بہا کر ماں سے الگ کیا اور فرعون کے دربار میں دودھ پلانے کی ذمہ داری دے کر پھر ماں کے حوالے کر دیا، اسی طرح حضرت موسیٰؑ کو ان کے دشمن فرعون کے گھر میں رکھ کر پالا اور وہ موسیٰؑ کو قتل نہ کر سکا، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ وہ جب چاہتا ہے کسی کو پانی پر سے گزار دیتا ہے، اس نے موسیٰؑ کو سمندر کے پانی کو سڑک بنا کر گزار دیا اور فرعون کو اسی میں غرق کر دیا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں نے قتل کرنا چاہا تو قتل کرنے والے ہی کی صورت عیسیٰؑ جیسی بنا دی اور عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ جسم کے ساتھ اٹھا لیا اور وہ زمینی غذائیں کھائے بغیر آسمانوں میں زندہ ہیں، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ انسان جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ انسان کو منہ کے بجائے ناف سے غذا کھلاتا ہے، دنیا میں آنے کے بعد غذا اس کو منہ سے کھلاتا ہے اور انسان بول و براز کرتا ہے، مگر جنت میں جانے کے بعد غذا کو ہضم کرنے کا نظام اللہ تعالیٰ بدل دے گا اور صرف خوشبو دار پسینہ نکالے گا، جنت میں انسان بول و براز سے محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ وہ جب کسی کو ذلیل کرنا چاہے تو ناک میں مچھر گھسا کر نیند حرام کر دیتا ہے؛ چنانچہ نمرود کے دماغ میں مچھر کو گھسایا اور اس کے درباریوں میں سے جوتے مارنے کے لیے لوگوں کو لگایا۔ وہ جب کسی کو عزت دینا چاہتا ہے، تو حضرت بلالؓ جیسے کالے کلوٹے حبشی غلام کو رسول اللہ ﷺ کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر آگے آگے جنت میں چلتا ہوا دکھاتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ وہ جب کسی قوم کو سزا دینا چاہے تو زمین کو ہلا کر زلزلے لا سکتا ہے، ہواؤں کو تیز چلا کر پہاڑوں کے غاروں میں سے نکال کر پٹک پٹک کر مار سکتا ہے، یا پانی کو طوفانی برسا کر ختم کر سکتا ہے یا عجیب عجیب نئی بیماریوں میں مبتلا کر کے ختم کر سکتا ہے، بے شک اس نے عاد و ثمود کو جو بے انتہا طاقتور اور ہنر مند تھے، پہاڑوں کے مکانات سے نکال کر ہواؤں میں اڑا کر ختم کیا۔ نوحؑ کی قوم کو پانی کے زبردست سیلاب سے ختم کیا۔ لوطؑ کی قوم کو پتھروں کی بارش سے ختم کیا۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ وہ جب کسی کو سزا دینا چاہے تو ان کی صورتوں کو مسخ کر سکتا ہے، اس نے بنی اسرائیل کے ایک طبقہ کو نافرمانی پر سور بنا دیا۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ وہ کسی بادشاہ، صدر اور وزیر اعظم کو رعایا پر رحم دل بنا سکتا ہے، یا ظالم بنا سکتا ہے۔ بے شک انسانوں کے دل اس کے ہاتھوں میں ہیں، وہ ہر قسم کی قدرت رکھتا ہے۔

۞ وہ کسی چیز کو بنانے کا ارادہ کرے اور ''کن'' کہہ دے تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اسباب کا محتاج نہیں۔

۞ اللہ اپنی تخلیق میں کیسے قادر ہیں ذرا غور کیجئے! ریشم کے کیڑوں کے انڈوں سے لاروا نکلتا ہے، لاروا ''کوکون'' تیار کرتا ہے، کوکون سے ریشم کا دھاگا نکلتا ہے، پھر وہ خوبصورت تتلی بن جاتا ہے، تتلی کے دونوں پروں پر نقش و نگار اور باریک باریک ٹپکے بھی ہوتے ہیں، اگر انسان اپنی انگلیوں سے تتلی کو پکڑے تو وہ نقش انسانوں کی انگلیوں کو لگ جاتا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک خاص پاؤڈر کی شکل میں ان کے پروں پر نقش کیا گیا، یہ اللہ کی کاریگری ہے۔

۞ اس کے قادر ہونے کا یہ عالم ہے کہ دن میں سے رات کو نکالتا ہے اور رات میں سے دن کو نکالتا ہے۔ مرغی میں سے انڈا اور انڈے میں سے مرغی نکالتا ہے۔ درخت میں سے بیج کو اور بیج میں سے درخت کو اور نطفہ میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے نطفہ کو نکالتا ہے، موت کے بعد زندگی دیتا اور زندگی کے بعد موت دیتا ہے، وہ مردے میں سے زندہ کو اور زندے میں سے مردے کو نکالتا ہے، گندے خون کو چھاتیوں میں لا کر صاف و شفاف سفید رنگ کا دودھ بنا دیتا ہے، اس میں شکر نمکیات اور پانی مناسب مقدار میں ملا دیتا ہے، وہ ایک خاص مدت کے بعد پتھر کو کوئلہ، ہیرے، یاقوت یا زمرد کا روپ دے دیتا ہے۔

۞ اس نے لوہے کو پگھلنے کا حکم دے رکھا ہے، گائے، بھینس، بکری اور اونٹ جیسے جانوروں کو انسانوں کے ساتھ پالتو بنے رہنے کا حکم دے رکھا ہے، شہد کی مکھیوں کو شہد تیار کرنے کا حکم دے رکھا ہے، پانی کو بڑے بڑے جہاز سنبھالے رکھنے کا اور ہواؤں کو طیارے اور پرندے سنبھالنے کا حکم دے رکھا ہے، پانی کو برف اور بخارات بننے کا حکم دے رکھا ہے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ دنیا کی غیر مسلم حکومتوں نے ہمیشہ اور ہر زمانے میں ایمان والوں کو لوٹا، پیٹا اور قتل کیا، نقصان پہونچایا اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے کی وجہ سے وہ ہر قسم کا نقصان کرنے کے باوجود مسلمانوں کو اور اسلام کو مٹا نہ سکے۔

۞ وہ ایسا قادر ہے کہ زمین کے مختلف حصوں پر جس قوم کو جس وقت تک اقتدار دینا چاہتا ہے، وہ دیتا ہے اور جب وہ اقتدار چھیننا چاہتا ہے تو منٹوں میں اقتدار سے بے دخل کر دیتا ہے۔

۞ وہ اس بات پر قادر ہے کہ کم پیسے اور کم وسائل کے باوجود زیادہ سے زیادہ مسائل حل کر دے اور وہ چاہے تو زیادہ پیسے اور تمام وسائل کے باوجود کوئی بھی مسئلہ حل نہ ہونے دے۔

۞ وہ اگر چاہے تو ہر قسم کی ڈگریاں رکھنے کے باوجود بے روزگار اور فقیر بنائے رکھے اور اگر چاہے تو بے پڑھا لکھا رکھ کر بھی دولت سے مالا مال کر دے۔

۞ وہ جب کسی کو عزت اور مقام دینا چاہے تو کوئی اُسے ذلیل نہیں کر سکتا اور وہ جب کسی کو ذلیل کرنا چاہے تو کوئی اس کو عزت نہیں دے سکتا، موت وحیات اُسی کے اختیار میں ہے، اولاد کا ملنا نہ ملنا اُسی کے اختیار میں ہے، تندرستی و بیماری اُسی کے اختیار میں ہے، عزت و ذلت اُسی کے اختیار میں ہے، دولت وغربت اُسی کے اختیار میں ہے، خوشی وغم اُسی کے اختیار میں ہے اور کامیابی و ناکامی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک وہ ہر وقت، ہر طرح سے، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، بلا شبہ وہی قادر حقیقی ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ کی شان قدرت پر غور کیجئے کہ وہ تمام جانداروں کے جسم میں ہڈی پیدا کرتا ہے اور ان ہڈیوں میں گد (غدہ) رکھتا ہے، مگر جانوروں میں پرندے ایسے جانور ہیں جن کی ہڈیوں میں گد کے بجائے اللہ تعالیٰ ہوا بھری رکھتا ہے تا کہ ان کو اڑنے میں سہولت ہو اور ان کا وزن کم رہے، جس کی وجہ سے وہ اڑنے میں ہلکے ہو جاتے ہیں، جس طرح پُھکّے (Baloon) میں ہوا بھرتے ہی وہ ہلکا ہو کر اڑتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ وہ ایسا قادر ہے کہ سوائے انسان اور جن کے باقی تمام مخلوقات کو بغیر استاذ، بغیر کتاب، بغیر مدرسہ اور بغیر قلم کے علم یعنی ہدایت ورہنمائی ان کے اندر ودیعت کر کے پیدا کرتا

ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں اور باہر سے تربیت کے محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کے لئے باہر سے یعنی کتاب اور پیغمبر سے علم و ہدایت حاصل کرنے کا طریقہ رکھا۔ بیشک وہ جس کو جس طرح چاہے ہدایت دے سکتا ہے، اس لئے کہ وہ علی کل شیئ قدیر ہے۔

۞ اس کے قادر ہونے کا یہ عالم ہے کہ اس نے محمد ﷺ کو بغیر باپ کے بغیر استاذ کے اور بغیر مدرسہ کے اُمی رکھ کر ساری مخلوقات سے زیادہ علم عطا فرمایا اور چودہ سو سالوں سے دنیا کے بڑے بڑے دانشور، تعلیم یافتہ آپ کے لائے ہوئے علم سے عالم بن رہے ہیں اور اسکالرس تیار ہو رہے ہیں اور وہ علم دنیا کے تمام علوم پر غالب ہے اور سب سے بڑا علم مانا جاتا ہے۔

۞ ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام قوموں کی طرف اکیلئے پیغمبر کو بھیج کر ان سے حق کا پیغام دیا اور پیغمبر اللہ کی مدد و نصرت سے اکیلئے اپنی اپنی قوموں میں دعوت دیتے رہے، مشرک قوموں نے ہر زمانے میں پیغمبر اور ان کی دعوت کو مٹانا چاہا؛ مگر وہ خود مٹ گئے، مگر حق کو مٹا نہ سکے، اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہیں کہ ہر زمانے میں حق ہی کو غلبہ عطا فرمائیں۔

۞ اس کے قادر ہونے کا یہ عالم ہے کہ مکہ جو سارے عرب کے مشرکوں کا مرکز بن گیا تھا اور خانۂ کعبہ جس میں مشرکان مکہ ۳۶۰ بت بیٹھا رکھے تھے، اور وہیں سے سارے عرب میں شرک پھیلا رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اکیلے صرف حضرت محمد ﷺ کو کھڑا کر کے توحید کی دعوت دلوائی۔ ان لوگوں نے محمد ﷺ کو اور آپ کی دعوت کو مٹانا چاہا، مگر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی وجہ سے نہ حضور ﷺ کو قتل کر سکے اور نہ آپ کی دعوت کو مٹا سکے، وہ جب حضور ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے گھر کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے، اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے مٹھی بھر ریت پھنکوا کر ان کی آنکھوں میں مٹی جھونک دیا اور ان ہی کے درمیان میں سے حضور ﷺ کو لے گیا، حضور ﷺ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کروائی اور وہ حضور ﷺ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے؛ بے شک اللہ ہر طرح سے قادر ہے اس کی مرضی کے بغیر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

۞ دنیا کی تمام دوسری قوموں نے ہر زمانے میں مسلمانوں کو اور اسلام کو مٹانے اور

مسلمانوں کی معشیت کو کمزور کرنے کی بھر پور کوشش کی اور اپنے اپنے ملکوں میں اسلام کے پھیلنے سے پریشان ہو کر مسلمانوں کے لئے مختلف قسم کی روکاوٹیں کھڑی کیں؛ مگر اللہ تعالی قادر مطلق ہے، اس نے ان کی تدابیر اور مکاریوں کی جگہ مسلمانوں کی حفاظت کی اور غیر ایمان والوں کی تدابیر کو ناکام بنادیا، مثلاً انہوں نے تعصب سے اپنے ملکوں میں نوکری اور تجارت کرنے نہ دیا، تو اللہ تعالی نے دوسرے ممالک میں مسلمانوں کے لئے روزگار کے راستے کھولے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ اللہ کے قادر ہونے کو دیکھئے کہ وہ جس کو جو صلاحیت دینا چاہتا ہے، وہ صلاحیت دیتا ہے اس نے سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ایک پرندہ ہدہد بھی رکھا، اللہ نے اس میں یہ صلاحیت دی تھی کہ وہ زمین میں سلیمان علیہ السلام کی فوج کے لئے پانی تلاش کرے اور پانی کی موجودگی کی اطلاع حضرت سلیمان علیہ السلام کو دے، ایک مرتبہ وہ بہت دنوں تک غیر حاضر رہا، پھر آ کر حضرت سلیمانؑ کو یہ اطلاع دی کہ فلاں علاقے میں ایک عورت بادشاہ ہے وہ اور اس کی قوم شرک میں گرفتار ہے، اس کے درباری اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ اللہ نے پرندے کو کیسی ہدایت دی کہ وہ حق اور باطل کو پہچانتا تھا۔ بے شک یہ سب اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔

۞ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں ایک تنے کو سہارا دے کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر تعمیر ہوگیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ کر خطبہ دینے لگے، تو اس تنے سے زار وقطار رونے کی آوازیں آنے لگی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر سے اتر کر آنا پڑا اور اسے تسلی دینی پڑی وہ بچے کی طرح ہچکیاں لیتے ہوئے خاموش ہوگیا۔ ذرا غور کیجئے جیسے ہم بے جان کہتے ہیں، اللہ نے اس کو کتنا شعور عطا فرمایا، یہ صرف اللہ کے قادر ہونے کی علامت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب راستے سے گزرتے تو درختوں اور پتھروں میں سے اسلام علیکم یا رسول اللہ کی آوازیں آتیں تھیں، ایک مرتبہ اونٹ نے آپ سے مالک کی شکایت کی، ابوجہل کے ہاتھ میں کنکریاں نے کلمہ پڑھ کر آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ اللہ تعالی کے قادر ہونے پر مزید غور کیجئے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگتی حالت میں

راتوں رات جسم کے ساتھ بیت اللہ سے مسجد اقصی لے گیا اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی اور معراج عطا کی۔ بیشک اللہ تعالی کے لئے کوئی کام مشکل نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے زمین پر مسلسل وحی لایا کرتے اور آیا جایا کرتے تھے اللہ تعالی کو کوئی کام کرنے میں مشکل ہی نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ ابولہب کے بیٹے کو اللہ کے رسول کی بد عا تھی کہ اے اللہ اپنے کتوں میں سے اس پر ایک کو مقرر کردے، وہ آپ کی بدعا کا اتنا یقین کرتا تھا کہ ہر جگہ اپنے بیٹے کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ تجارتی سفر میں اس نے اپنے بیٹے کو سب کے بیچ میں سلایا تا کہ کوئی جانور نقصان نہ پہونچائے، اس کو کیا معلوم کہ اللہ تعالی ہر طرح سے قادر ہے، ایک شیر آیا اور سب کے بیچ میں اسی پر حملہ کیا اور چیر پھاڑ کر چلا گیا۔ (المعجم الکبیر، طبرانی: ۴۳۵/۲۲، حدیث نمبر: ۱۸۹۱۲)

۞ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے ننگی تلوار لے کر نکلے، راستے میں ایک صحابی سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے ارادہ پوچھا اور کہا: کہ پہلے اپنی بہن کی فکر کروں، وہ اسلام قبول کر چکی ہیں، سیدھے بہن کے گھر پہونچے قرآن پڑھنے کی آواز سنائی دی، بہن اور بہنوئی کو خوب مارا پیٹا؛ مگر اللہ تعالی قادر ہیں، جہاں قتل کرنے کے ارادے سے نکلے تھے، خود ہی اسلام کی گرفت میں آگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی درخواست کی اور دار الارقم میں جا کر اسلام قبول کیا۔ غور کیجئے اللہ تعالی کیسے قادر ہیں؟

۞ اللہ تعالی کی قدرت کا اندازہ لگائیے کہ جس انسان کی موت کا وقت قریب آتا ہے اور جس کو جہاں مرنا ہوتا ہے، وہ خود بخود اپنی قتل گاہ پر پہونچ جاتا ہے، یہ اللہ کے قادر ہونے کی کھلی دلیل ہے، کئی لوگ ہوائی جہاز کے چھوٹ جانے سے موت سے بچ جاتے ہیں؛ جبکہ ہوائی جہاز کچھ دیر کے بعد حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے، یا ٹرین کے نہ ملنے پر ٹیکسی سے آگے کے اسٹیشن جا کر وہی ریل گاڑی میں سوار ہوتے اور وہ ریل گاڑی ایکسیڈنٹ کا شکار ہو جاتی ہے، منافقین کو اللہ کے قادر ہونے کا یقین نہ ہونے کی وجہ سے وہ صحابہ کو یہ کہتے کہ فلاں فلاں شخص اگر غزوات میں نہ جاتا تو موت سے بچ جاتا۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ کی مرضی اور منشا کے بغیر کسی کو موت نہیں آتی،

اسی بے وقوفی کی وجہ سے وہ مسجد ظرار بنائی اور حضور کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے۔

۞ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف کو ختم کرنے کی نیت سے کنویں میں ڈال دیا؛ مگر اللہ تعالی اس بات پر قادر ہے کہ وہ جس کو بچانا چاہے اور جیسے عزت ومرتبہ دینا چاہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا، اللہ تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قافلہ والوں کے ذریعہ کنویں سے نکالا اور مصر کے بازار میں فروخت کروایا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو شاہ مصر کے محل میں پہنچادیا پھر ایک ایسا وقت لایا کہ آپ کو مصر کی بادشاہت عطا فرمائی، یہ صرف اللہ تعالی کے قادر ہونے کی کھلی دلیل ہے، بے شک وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے، کوئی اس کی مرضی ومنشا کے خلاف کسی کو نقصان نہیں پہونچا سکتا' بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کو سیدھی راہ بتلائے؛ مگر ان کی قوم نے ان کو آگ میں پھینک کر ختم کرنا چاہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کو احساس ہی نہیں تھا کہ ابراہیم علیہ السلام کا خدا ہر طرح سے قادر ہے، وہ آگ میں رکھ کر بھی زندہ رکھ سکتا ہے، اس نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہوجا، آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ ابراہیمؑ باوجود آگ میں رہنے کے آگ ان کو نہیں جلاسکی۔ اسی طرح اللہ تعالی نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں رکھ کر زندہ رکھا۔ ہضم ہونے نہیں دیا۔ بے شک وہ **علی کل شیء قدیر** ہے۔

۞ اس نے اصحاب کہف کو ۳۰۰ سالوں تک نیند دے کر بھی زندہ رکھا اور حالت نیند میں بھی کروٹ دلاتا رہا، ان کے کتّے کو غار کے منہ پر سلادیا، جیسے وہ بیٹھا سو رہا ہے، اس نے حضرت مریم کو بے موسم پھل دیئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔

۞ منافقین اللہ تعالی کو ہر طرح سے قادر نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت ساری باتیں مسلمانوں کے خلاف اور اسلام کے خلاف چپکے چپکے اپنی محفلوں میں کرتے یا یہود ونصاریٰ سے ساز باز کرکے اسلام کو نقصان پہونچانا چاہتے تھے، جھوٹی قسمیں کھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی صفائی پیش کرتے تھے، ان کو اس بات کا احساس ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالی ہر طرح سے قادر ہے کہ وہ ساری جھوٹ اور ان کی سازشوں کو اپنے نبی کو وحی کے ذریعہ بتا سکتا ہے؛ چنانچہ انہوں نے

فتنہ وفساد پھیلانے کے لئے مسجد ضرار بنائی۔ اللہ تعالی نے اس کی اطلاع اپنے نبی کو دے دی اور ان کے اس پلان کو ناکام بنادیا۔ پھر مسجد کو جلا دیا گیا اسلام نے ایمان والوں کو یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالی ہر طرح سے قادر ہے، وہ آہستہ اور زور سے بات کرنے ہی کو نہیں سنتا؛ بلکہ دلوں میں جو خیالات آتے ہیں اور کون کل کیا کرنے والا ہے، سب جانتا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپائی نہیں جاسکتی، اس کے سامنے ماضی حال مستقبل سب کھلا ہے۔

۞ اللہ تعالی اس بات پر قادر ہے کہ جسے چاہے کامیابی دے اور جسے چاہے ناکامی، اس کے نزدیک انسانوں کی تعداد، ہتھیار کی کمی اور زیادتی کی کوئی اہمیت ہی نہیں، وہ کم تعداد کو بھی زیادہ تعداد والوں پر کامیابی دے سکتا ہے۔ اس نے جنگ بدر میں صحابہ کی تعداد کم ہونے اور ہتھیاروں کی کمی کے باوجود مشرکان مکہ کے مقابلے میں کامیابی دی، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۞ انسانوں کی یہ عام عادت ہوتی ہے کہ وہ جس انسان میں کچھ چمتکار دیکھتے ہیں، تو اس کو چمتکار دکھانے پر قادر سمجھتے ہیں، یہ انسانوں کی گمراہی ہے، مخلوق سے جو بھی کمالات ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ سب اللہ کے عطا کرنے سے ہوتے ہیں۔ اللہ اس پر قادر ہے کہ وہ اپنی کسی بھی مخلوق سے کمالات ظاہر کرے، اس میں مخلوق کا ذاتی کمال نہیں۔

۞ جب اللہ نے انسانوں کو سائنس وٹکنالوجی کا علم دے کر ان میں یہ صلاحیت دی کہ وہ دنیا کے ایک کونے میں بیٹھ کر دوسرے کونے کو ٹی وی اور مصنوعی سیاروں کے ذریعہ دیکھ سکے اور ہر جگہ کے حالات جان سکے، تو اللہ جو خالقِ کائنات ہے، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ پوری کائنات کی مخلوقات کو دیکھ سکے اور ان کے حالات جان سکے بے شک اللہ تعالی پوری طرح قادر ہے۔

۞ جب اللہ نے انسانوں کو دنیا میں ہر جگہ سے موبائیل کے ذریعہ چلتے پھرتے بات کرنے کی صلاحیت دی اور انسان ایک ہی سکنڈ میں دنیا کے کونے کونے سے بات کرسکتا ہے، تو کیا اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ وہ اپنی مخلوقات کی پکار سنے۔ بیشک وہ ہر طرح سے قادر ہے۔

۞ جب اللہ نے انسانوں کو انسان ہی کی زندگی کے حالات ویڈیو میں ریکارڈ کرنے کی صلاحیت دی ہے اور موجودہ زمانے میں انسان اپنے زندگی کے مختلف شعبوں کے حالات

ریکارڈ کر رہا ہے، تو کیا خالق کائنات اس بات پر قادر نہیں کہ وہ انسانوں کی زندگی کے حالات کو محفوظ کرے۔ بے شک وہ ہر طرح سے قادر ہے۔

۞ جب اللہ نے انسانوں کو یہ صلاحیت دی کہ وہ مائک اور ٹیپ کی ریل اور ٹی وی کے ذریعہ بات کرائے اور انسانوں کی آواز سے ہزار گنا بڑھا کر بات کرائے تو کیا اللہ انسانی جسم کے اعضا سے بات کرانے پر قادر نہیں؟ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے، قیامت کے دن وہ انسانی جسم کے اعضا سے بات کرائے گا، زمین اپنے اوپر کئے گئے تمام اعمال کی خبریں بیان کرے گی اور ہر انسان کے اعمال کی فوٹو دے گی، بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ وہ زمین سے جیسا چاہے کام لے لے۔

۞ بہت سے لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں اور آخرت میں جزا و سزا کا انکار کرتے ہیں، گویا وہ اللہ کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں مانتے اور اللہ کے حساب لینے پر قادر ہونے کو نہیں مانتے، مرنے کے بعد جزا اور سزا کو نہ مان کر اللہ کو سزا دینے کی قدرت نہ ہونے کا تصور کرتے ہیں، ان کا خیال ہوتا ہے کہ وہ مر کر مٹی یا راکھ ہو جائیں گے یا جانوروں کے حوالے ہو جائیں گے، انکا نام ونشان تک باقی نہیں رہے گا، پھر اللہ کیسے دوبارہ زندہ کرے گا اور کیسے سزا دے گا، اس طرح وہ اللہ کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت نہ رکھنے والا سمجھتے ہیں، آخرت کو نہ ماننا اللہ کے قادر ہونے کو نہ ماننا ہے، حالانکہ یہ لوگ ہمیشہ یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین کو ہر گرما میں مردہ بنا کر پھر دوبارہ زندہ کرتا ہے، ہر مرتبہ پانی کو بخارات اور برف بنا کر پانی بناتا ہے، دن کو ختم کر کے رات لاتا ہے، سورج کو غروب کر کے پھر طلوع کرتا ہے، جانداروں کو نیند دے کر چھوٹی موت سے ہر روز زندہ کرتا ہے، پھر اس کو دوبارہ پیدا کرنا کونسا مشکل کام ہے؟ وہ ہر طرح سے ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کتاب کو خوب اچھی طرح پڑھ کر اللہ کے واسطے اپنے بچوں کو اور عورتوں کو سنا کر شعوری ایمان والا بنائیے اور دوست احباب میں تحفہ دے کر اللہ تعالی کا تعارف اور پہچان کرائیے۔